حصہ 100 مختصر فتاویٰ جات (18)

فتاویٰ انتظاریہ

از: مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست
	عقائد
1701	کسی پیر کامل کی بیعت کی اہمیت
1702	کرامت کا انکار کرنے کا حکم
1703	بروز قیامت سب کا برہنہ حالت میں اٹھایا جانا
1704	فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری قبر کو عید نہ بناؤ کی وضاحت
1705	گیارہویں کا ثبوت اور شرعی حیثیت
1706	الہام کی تعریف اور اس کا دعویٰ کرنے کا حکم
1707	39 دن تک غوث پاک کے نام پر بتی جلانے کا حکم
1708	مجھے میری امت پر شرک کا خوف نہیں
1709	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے کو ذبح کرنے والا خواب
1710	کسی غیر مسلم کو مسلمان کہنے کا حکم
1711	مرتے ہی جنت میں جانے والی حدیث کی شرح
1712	انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ کسی کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنے کا حکم
	طہارت
1713	جھوٹ بولنے اور گالی دینے سے وضو کا حکم
1714	موزے پر مسح کرنے کی شرائط
1715	ساتویں دن حیض رک گیا پھر آٹھویں دن آیا تو اس کا حکم
1716	دوران حیض بیوی کو ہاتھ سے ڈسچارج کرنے کا حکم

فہرست	فتویٰ نمبر
غسل فرض ہونے کی حالت میں تیمم کا حکم	1717
شوہر یا بیوی کو برہنہ دیکھنے سے وضو کا حکم	1718
مصنوعی بالوں کے ساتھ وضو میں سر کا مسح کرنے کا حکم	1719
سکول میں ترجمۃ القرآن کی کتاب بے وضو پڑھنے کا حکم	1720
کپڑے کو بغیر شرعی طریقے سے دھوئے بار بار دھویا گیا تو پاکی کا حکم	1721
بچہ پیدا ہونے کے چالیس دن بعد آنے والے خون کا حکم	1722
بالٹی سے وضو کرتے ہوئے اس میں خشک ہاتھ ڈالنے کا حکم	1723
نماز	
صف میں ستون ہو تو وہاں صف بنانے کا حکم	1724
اعلانیہ ڈرامے دیکھنے والے کی امامت کا حکم	1725
کرسی پر نماز پڑھتے ہوئے سامنے لکڑی پر سجدہ کرنا	1726
عیدین میں اذان و اقامت نہ کہنے کی وجہ	1727
نماز کے بعد بلند آواز سے درس و بیان کرنا	1728
پارک میں جماعت کے لیے اذان و اقامت کا حکم	1729
ظہر کی سنت قبلیہ رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھنا	1730
نماز میں مخصوص جگہوں پر نظر رکھنے کی حکمت	1731
غیر محرم سے لیے گئے تحفے میں نماز کا حکم	1732
پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری رکعت میں بڑی سورت پڑھنے کا حکم	1733

فتویٰ نمبر	فہرست
1734	اذان و جماعت میں وقفہ نہ کرنے کا حکم
1735	باجماعت نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم
1736	لنگڑے شخص کی امامت کا حکم
1737	وتروں میں دعائے قنوت کی جگہ سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا حکم
1738	دوران سفر بغیر کسی مجبوری کے قصر پڑھنے کا حکم
1739	ناپاک پیسے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے کا حکم
1740	تصاویر والے لباس خریدنے اور پہننے کا حکم
1741	میت مسجد سے باہر ہو تو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم
1742	امام رکوع میں اونچی آواز سے تکبیر کہے بغیر جائے تو
1743	امام کے پیچھے قراءت کی تو نماز لوٹانے کا حکم
1744	تصویر والا لباس الٹا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم
1745	فرضوں کے بعد لمبی یا مختصر دعا کرنے کا حکم
1746	جس سے دنیاوی رنجشیں اور اختلافات ہوں اس کی امامت کا حکم
1747	تیسری رکعت میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سے کم بیٹھنے کا حکم
1748	جمعہ کے دن دو اذانوں کی حکمت
1749	جماعت کے بعد لوگوں کا آپس میں مصافحہ کرنے کا حکم
	نکاح و طلاق و عدت
1750	نکاح کے تین ماہ بعد بچہ پیدا ہوا تو نسب کا حکم

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
طلاق لکھ کر بھیجی لیکن عورت تک نہ پہنچی تو طلاق کا حکم	1751
عورت کا عدت میں قریبی رشتہ دار کے انتقال پر جنازے پر جانا	1752
شوہر کو تکلیف دینے اور نماز نہ پڑھنے والی بیوی کو طلاق دینے کا حکم	1753
نکاح شغار کی تعریف و حکم	1754
حق مہر ادا نہیں کیا تھا اور طلاق ہو گئی تو حق مہر کا حکم	1755
چھوٹی بچی کو شہوت سے چھونے میں مصاہرت کا حکم	1756
دوران عدت عورت کا اپنے غیر محارم رشتہ داروں سے ملنے کا حکم	1757
بیوی کو طلاق طلاق کہا اور ایک کی نیت ہو تو طلاق کا حکم	1758
میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرم گاہ کو چومنے کا حکم	1759
میت و تدفین	
قبرستان میں جگہ نہ ہونے کے سبب میت کو کسی کی قبر میں دفن کرنا	1760
کفن پر آیات اور دعائیں لکھنے کا حکم	1761
میت کو خوشبو لگانے کا حکم	1762
کسی پر موت کا وقت قریب آئے تو کیا کرنا چاہئے	1763
کاروبار	
موبائل پر گیمز کھیل کر پیسے کمانے کا حکم	1764
عورت کے لیے سکول کی نوکری کرنے کا حکم	1765
سیونگ اکاؤنٹ کھلوانے اور نفع لینے کا حکم	1766

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
ادھار پر گندم کو موجودہ ریٹ سے مہنگا بیچنے کا حکم	1767
نوکری کی وجہ سے نماز نہ پڑھنا اور اس نوکری کا حکم	1768
غیر مسلم کے پاس نوکری کرنے کا حکم	1769
زکوٰۃ	
صدقے کے لیے پیسے الگ کیے ہوں پھر یہ پیسے بہن بھائیوں کو دینے کا حکم	1770
سونے کا نابالغ کو مالک بنا دیا تو زکاۃ کا حکم	1771
جائز و ناجائز و متفرقات	
بلوچی اور سندھی کلچر کی شلواریں پہننے کا حکم	1772
چیل کو مارنے کا حکم	1773
ام الخیر نام رکھنے کا حکم	1774
سفید بالوں پر سب سے پہلے سیاہ خضاب لگانے والا	1775
غیر مسلم کو صدقہ و خیرات کرنے کا حکم	1776
چوہوں کو مارنے کا حکم	1777
پرندوں کو مسجد کے میناروں سے بھگانے کا حکم	1778
شرط لگا کر کھیلنا کہ ہارنے والا کچھ کھلائے گا اس کا حکم	1779
والدین بیوی کو پردہ کروانے سے منع کریں تو اس کا حکم	1780
مچھلیاں پکڑ کر پانی میں رکھیں اور مر گئیں تو ان کا حکم	1781
تتبوڑیوں کو آگ سے جلانے کا حکم	1782

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
سود پر گواہ بننے کا حکم	1783
پیشہ ور بھکاریوں کو بد دعا سے بچنے کے لیے پیسے دینے کا حکم	1784
مردوں کے لیے بغیر نگ والی انگوٹھی پہننے کا حکم	1785
کسی کو کہنا کہ تم اگر فلاں کام کر دو تو تمہیں کچھ کھلاؤں پلاؤں گا	1786
بچہ بڑا ہو جائے تو اس کے کپڑے بچی کو پہنانے کا حکم	1787
غیر محرم کو منگنی وغیرہ پر انگوٹھی پہنانے کا حکم	1788
چھوٹی بچی کو شہوت سے چھونے میں مصاہرت کا حکم	1789
عورت کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر نہ ہو	1790
قرآن کی تعریف	1791
زبان ہلائے بغیر دل میں قرآن پڑھنے کا حکم	1792
شکر کی تعریف	1793
گھر کو آفات و بلیات سے بچانے کا وظیفہ	1794
ایک مٹھی داڑھی واجب ہونے پر حدیث	1795
بیوی شوہر کو ہمبستری سے انکار کرے تو فرشتوں کے لعنت بھیجنے کی وجہ	1796
مراقبہ کی تعریف	1797
سورۃ ملک پڑھنے کی فضیلت رات کے ساتھ خاص ہے یا دن کو بھی شامل ہے	1798
صرف اللہ یا اللہ اکبر کہہ کر جانور ذبح کرنے کا حکم	1799
سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے کو ذبح کرنے والا خواب	1800

عقائد

1701

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کسی کامل پیر کی بیعت کی اہمیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی پابند شرع پیر کا مرید ہونا شریعت میں کس قدر ضروری ہے؟ اور کیوں؟

User ID: شیر خان احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کسی کامل پیر کا بیعت ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ جس کا کوئی پیر و مرشد نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے کہ جب انسان کو راہ ہدایت پر چلانے والا، سیدھی راہ دکھانے والا، رہنمائی کرنے والا مرشد ہی نہیں ہو گا تو ایسا انسان شیطان کے جال میں جلد پھنسے گا اور شیطان اسے برے راستے پر چلائے گا اسی لیے بزرگوں نے فرمایا کہ جس کا کوئی پیر نہیں ہوتا اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ہاں اولیاء کرام قدسنا اللہ باسرارہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے، ایک یہ کہ بے پیر افلاح نہ پائے گا، حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ، عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں: سمعت کثیرا من المشائخ یقولون من لم یر مفلحا لایفلح یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔ بے پیر کا پیر شیطان ہے عوارف شریف میں ہے: روی عن ابی یزید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انہ قال من لم یکن لہ استاد فامامہ الشیطان یعنی: سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ فرماتے ہے جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 495، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ / 12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1702

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

کرامت کا، انکار کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص اولیاء کرام علیہم الرحمہ کی بے ادبی نہیں کرتا لیکن کرامت کو مانتا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: نازیہ ناز

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسا شخص اگر مطلقا کرامات کا انکار کرتا ہے تو گمراہ ہے۔ کیونکہ کرامات اولیاء حق ہیں ان کا مطلقا انکار گمراہی ہے۔ اور اگر مطلقا انکار نہیں کرتا لیکن جب بھی کسی ولی کی کرامت سنائی جائے تو انکار کرتا ہے تو ایسا شخص ہٹ دھرم ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے: "الکرامات للاولیاء حق ای ثابت بالکتاب والسنة ولا عبرة بمخالفة المعتزلة واهل البدعة فی انکار الکرامة" ترجمہ: کراماتِ اولیاء حق ہیں یعنی قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور معتزلہ اور بدعتیوں کا کرامات اولیاء کا انکار کرنا معتبر نہیں۔ (شرح فقہ اکبر، صفحہ 130، مطبوعہ ملتان)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراماتِ اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 324، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کرامت اولیا حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔ مردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خوارقِ عادات اولیاء سے ممکن ہیں، سوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعوی کرے، کافر ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 271، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ / 12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1703

بروز قیامت سب کا برہنہ حالت میں اٹھایا جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کسی واضح اور مستند حدیث پاک میں بروز قیامت سب کا بغیر لباس کے اٹھائے جانا ثابت ہے؟ نیز کیا ایسی صورت میں معززین مثلاً انبیاء کرام کی توہین نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: کوثر الپ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قیامت کے دن سب کا برہنہ حالت میں اٹھایا جانا مستند احادیث سے ثابت ہے البتہ انبیاء کرام علیہم السلام اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور سے انہی کپڑوں کے ساتھ اٹھیں گے، جن میں آپ کی تدفین کی گئی اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی جب اپنی مبارک قبروں سے اٹھیں گے، تو اپنے کفن اوڑھ لیں گے اور ان کا بدن کسی دوسرے پر حتی کہ خود ان پر بھی ظاہر نہیں ہوگا۔ ترمذی شریف میں ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک صحابیہ رضی اللہ عنھا نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ: کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: "اے فلاں عورت! "لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ" ترجمہ: ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر پڑی ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواکردے گی۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ عبس، ۵ / ۲۱۹، الحدیث: 3343)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الثانی 1446ھ/ 13 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1704

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فرمان رسول ﷺ میری قبر کو عید نہ بناؤ کی تشریح

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے : لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا یعنی اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اور نہ ہی میری قبر کو عید بناؤ اس عید سے کیا مراد ہے؟

User ID: مدینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس سے مراد یہ ہے کہ جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں ایسے میرے مزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو۔ یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لئے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے روضے پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔ سنن ابی داؤد میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ یعنی پنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اور نہ ہی میری قبر کو عید بناؤ اور تم چاہے جہاں بھی ہو مجھ پر درود پاک پڑھا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(ابو داؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، صفحہ: 326، حدیث: 2042۔)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح اللہ پاک کے ذِکر سے خالی مت رکھو بلکہ فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نوفل گھر میں۔ (اور) جیسے عید گاہ میں سال میں صرف 2 بار جاتے ہیں ایسے میرے مزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لئے میلوں میں جاتے ہیں یسے تم ہمارے روضے پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 2، صفحہ 101)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/ 16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی یڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

گیارہویں کا ثبوت و شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گیارہویں شریف بنانے کا کیا ثبوت ہے؟

User ID: اویس صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گیارہویں میں مقصود ایصال ثواب کرنا ہوتا ہے، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 11 تاریخ کو ہوا اور ان کے چاہنے والے گیارہ تاریخ کو نیاز و ایصال ثواب کا اہتمام کرتے ہیں اس کو گیارہویں شریف کہتے ہیں۔ اور ایصال ثواب کا ثبوت متعدد آیات و احادیث سے ملتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ کہتیں تو صدقے کا کہتیں پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اُنہیں ثواب پہنچے گا فرمایا: "ہاں"۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجاۃ البغتۃ، ۱ / ۴۶۸، حدیث: ۱۳۸۸)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "گیارہویں شریف اپنے مرتبہ فردیت میں مستحب ہے اور مرتبہ اطلاق میں کہ ایصال ثواب ہے، سنت ہے اور سنت سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ سنت قولیہ مستحبہ ہے، سنیوں میں کوئی اسے خاص گیارہویں تاریخ ہونا شرعاً واجب نہیں جانتا اور جو جانے محض غلطی پر ہے۔ ایصال ثواب ہر دن ممکن ہے اور کسی خصوصیت کے سبب ایک تاریخ کا التزام، جبکہ اسے شرعاً واجب نہ جانے، مضائقہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر پیر کو نفلی روزہ رکھتے، کیا اتوار یا منگل کو رکھتے، تو نہ ہوتا؟ یا اس سے یہ سمجھا گیا کہ معاذ اللہ! حضور نے پیر کا روزہ واجب سمجھا؟ یہی حکم تیجے اور چہلم کا ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 605، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ / 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی یڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الہام کی تعریف اور اس کا دعوی کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کسی مسلمان کو اللہ کی طرف سے الہام ہو سکتا ہے ایسا ممکن ہے اور ایسا بندہ جو کہے مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے تو سکے لئے حکم شرع کیا ہوگا؟ کیا وہ اسلام سے خارج ہوگا؟

User ID: حسن صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کو سوتے یا جاگتے ہوئے اللہ کی طرف سے جو بات دل میں ڈالی جائے اسے الہام کہتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی ایسا کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے تو وہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔ ہاں جھوٹ بولتا ہے تو گنہگار ہوگا۔ وحی نبوت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے اس کا دعوی کرنے والا اسلام سے خارج ہوگا۔ مرقاۃ میں ہے: والإلهام لغة: الإبلاغ، وهو علم حق يقذفه الله من الغيب في قلوب عباده یعنی الہام کا لغوی معنی پہنچانا ہے اور وہ ایسی سچی بات کا علم ہے جسے اللہ پاک اپنے بندوں کے دلوں پر ڈالتا ہے۔

(المرقاۃ، کتاب العلم، جلد 1، صفحہ 445)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وحیِ نبوت، انبیا کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیرِ نبی کے لیے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات اِلقا ہوتی ہے، اُس کو الہام کہتے ہیں اور وحیِ شیطانی کہ اِلقا من جانبِ شیطان ہو، یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفّار و فساق کے لیے ہوتی ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 37-38، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/ 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پیڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

39 دن تک غوث پاک کے نام پر بتی جلانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص ہے جو روحانی علاج کے لیے 39 روز تک غوث اعظم کے نام پر اگربتی جلواتا ہے اور چالیس کی گنتی پوری ہونے پر غوث الاعظم کے نام پر فاتحہ دلواتا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

User ID: حسن صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بلاحاجت 39 روز تک بتی جلائے رکھنا جائز نہیں کہ یہ اسراف ہے اور اسراف کرنا حرام ہے۔ بتی والا عمل کرنے کے بجائے تلاوت قرآن، ذکر واذکار کر کے نیاز دلوادی جائے اور ایصال ثواب کر دیا جائے یہی درست طریقہ ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

(القرآن، پارہ 8، سورہ اعراف، آیت 31)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اللہ کرہ لکم ثلاثا: قیل و قال و اضاعۃ المال و کثرۃ السوال یعنی اللہ پاک تمہارے لئے 3 باتوں کو ناپسند فرماتا ہے: (1) قیل و قال یعنی بے فائدہ گفتگو (2) مال ضائع کرنا (3) کثرت سے سوال کرنا۔

(بخاری، 1 / 498، حدیث: 1477)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ / 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

مجھے میری امت پر شرک کا خوف نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امت کے شرک نہ کرنے والی حدیث کا حوالہ کیا ہے؟اور اس کی تشریح کیا ہے؟

User ID:دانیال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یہ حدیث مبارکہ بخاری شریف میں موجود ہے۔اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ساری یا اکثر امت مشرک ہو جائے، ایسا قیامت تک نہیں ہو سکتا۔ہاں کچھ بستیوں والے یا کچھ افراد مشرک و مرتد ہو جائیں گے۔ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی "یعنی: خدا کی قسم میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

(صحیح البخاري، رقم الحدیث: 4085،ج5،ص103، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث مبارکہ کے جزء "واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی" کے تحت علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:" قیل: قد وقع بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ارتداد ابعض الأعراب، وأجیب: بأن الخطاب للجمع فلا ینافی ارتداد البعض "ترجمہ: اعتراض کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد بعض دیہاتیوں کا مرتد ہونا واقع تو ہے تو اس کا جواب یوں ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں خطاب جمع کے لئے ہے۔تو یہ حدیث بعض کے مرتد ہونے کے منافی نہیں ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج23، تحت الحدیث 0956، ص143، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21ربیع الثانی 1446ھ/25اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے کو ذبح کرنے والا خواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی والی خواب کتنے دن آیا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: طلحہ نوید

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا خواب 10،9،8 ذوالحج مسلسل آیا۔ بیٹا ہو تو ایسا رسالے میں تفسیر کبیر کے حوالے سے لکھا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذُوالحج کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عزوجل تمہیں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ آپ صبح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ ذُوالحج کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صبح یقین کرلیا کہ یہ حکم اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اِسی لئے 9 ذُوالحج کو یوم عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ علیہ السلام نے صبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قربانی کا پکا ارادہ فرمالیا جس کی وجہ سے 10 ذُوالحج کو یَوْمُ النَّحْر یعنی ”ذبح کا دن“ کہا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج۹ ص۳۴۶)

(بیٹا ہو تو ایسا، صفحہ 2-3، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1710

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

کسی غیر مسلم کو مسلمان کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی غیر مسلم کو مسلمان کہنا کیسا ہے؟

User ID: محمد علی بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سیاق وسباق دیکھا جائے گا اگر بطور مذاق کہا ہے یا جس بارے میں شک ہو یا افواہیں ہوں تو اس کو مسلمان کہا تو حکم سخت نہیں۔ اور اگر کسی کے غیر مسلم ہونے کا یقین ہو پھر بھی اسے مسلمان کہنا کفر ہے کیونکہ مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اور قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ اللہ پاک نے کافر کو کافر کہنے کا حکم دیا: { قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ } یعنی: اے نبی فرما دیجئے اے کافرو! (القرآن، پ۳۰، الکافرون: ۱)

در مختار میں ہے: من شك في عذابه وكفره فقد كفر یعنی: جس نے کافر کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو وہ بلاشبہ کافر ہو گیا۔

("الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، جلد 6، صفحہ 357)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ / 22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذیرنائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

مرتے ہی جنت میں جانے کی بشارت والی حدیث کی شرح

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بعض حدیثوں میں جو مرنے کے فورا بعد جنت میں داخل ہونے کی بشارتیں آئی ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ کیونکہ جنت اور دوزخ میں تو بروز قیامت داخلہ ہونا ہے اس سے پہلے عام برزخ میں رہنا ہے۔ رہنمائی فرمائیں۔

User ID محمد علی بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی روایات میں جنت میں داخل ہونے سے مراد روحانی طور پر داخل ہونا ہے اگرچہ جسمانی طور پر آخرت میں داخلہ ہو گا۔ مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے: وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ یعنی: روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر کے تختوں پر فرماتے سنا کہ جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت کے داخلے سے نہ روکے گی۔ اور جو بستر پر لیٹتے وقت اسے پڑھ لے تو اللہ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر آس پاس کے گھر والوں پر امن دے گا۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر فرمایا۔ (شعب الایمان)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا قیامت سے پہلے روحانی طور پر اور بعد قیامت جسمانی طور پر بھی لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ قیامت سے پہلے جنت میں داخلہ کیسا۔ خیال رہے کہ عام مسلمین کی قبروں میں جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے یہ خود وہاں نہیں پہنچتے نہ جسمانہ روحا جنت میں پہنچ جاتے ہیں جیسے شہدا اور یہ لوگ۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد:2، حدیث نمبر:974)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

فقہی مسائل گروپ

0313-6036679

انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ کسی کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کو معصوم سمجھے یا اس کا عقیدہ رکھے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

User ID: احمد رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ شرعاً معصوم (جس سے گناہوں کا صدور ناممکن ہو) صرف و صرف انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتے ہیں البتہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور اولیاء کرام علیہم الرحمہ کو اللہ پاک اپنے کرم سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے لیکن ایسا نہیں کہ ان سے گناہ کا صادر ہونا ممکن ہی نہیں لہذا انبیائے کرام اور فرشتوں کے سوا کسی کو بھی اس معنی میں معصوم کہنا ہر گز جائز نہیں بلکہ گمراہی و بد دینی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے۔ عصمتِ انبیا کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا، کہ اللہ عزّوجلّ انھیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔'' (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 39، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

طہارت

1713

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

جھوٹ بولنے اور گالی دینے سے وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا جھوٹ بولنے اور گالی دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

User ID: محمد عمیر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی گالی دینا اور جھوٹ بولنا، ناجائز و حرام ہے۔ ان کی بکثرت وعیدیں احادیث میں مروی ہیں۔ البتہ جھوٹ بولنے اور گالی دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن اس کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے۔

مشکاۃ المصابیح میں ہے: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سباب المسلم فسوق، ترجمہ: ”مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، 2 / 190، حدیث: 4814)

موطا امام مالک میں ہے: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا؟ فَقَالَ: ”لَا“ ترجمہ: کیا مسلمان جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں (یعنی اہل ایمان جھوٹ نہیں بول سکتا)۔ (موطا امام مالک، حدیث: 3630)

درِ مختار میں ہے: ”و مندوب فی نیف وثلثین موضعا ذکرتھا فی "الخزائن": منھا بعد کذب وغیبۃ وقھقھۃ وشعر واکل جزور وبعد کل خطیئۃ، وللخروج من خلاف العلماء۔“ یعنی تیس 30 سے زیادہ مقامات پر دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے، ان سب کا ذکر میں نے "خزائن" میں کیا ہے۔ اُن میں سے چند یہ ہیں: جھوٹ، غیبت، قہقہہ، شعر، اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد اور ہر گناہ کے بعد اور اختلافِ علماء سے نکلنے کے لیے (وضو کرنا مستحب ہے)۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطھارۃ، جلد 01، صفحہ 207-206، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے۔۔۔۔ غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو اشعار پڑھنے۔۔۔۔ ان سب صورتوں میں وُضو مستحب ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 302، مکتبۃ المدینہ، کراچی ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ / 12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1714

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

موزے پر مسح کرنے کی شرائط

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ موزے پر مسح کرنے کی کیا شرائط ہیں؟

User ID: نہال احمد نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

موزے پر مسح کرنے کی سات شرائط ہیں۔ جن کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں : (۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیدہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔ (۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔ (۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔ (۴) وُضو کرکے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوُضو ہو خواہ پورا وُضو کرکے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وُضو پورا کر لیا۔ (۵) نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔ (۶) مدّت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین اُنگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین اُنگل یا زِیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں ۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 367-368، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ/12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1715

ساتویں دن حیض رک گیا پھر آٹھویں دن آیا تو اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ساتویں دن عورت کو حیض رک گیا پھر 8 دن دوبارہ خون آیا تو یہ کونسا خون ہے؟

User ID: غلام رسول رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دس دنوں کے دوران آنے والا خون حیض ہی کا شمار ہوگا کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دن راتیں ہیں لہذا تین دن کے بعد دس دن کے اندر جب بھی خون آئے حیض ہی ہو گا یہ ضروری نہیں کہ مکمل دس دن حیض کا خون جاری رہے اگر بعض بعض اوقات میں آئے تب بھی حیض ہی ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔۔۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حَیض ہے۔۔۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حَیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حَیض ہے اور عادت سے بعد والے اِستحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حَیض باقی اِستحاضہ۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 375-376، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ / 12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1716

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دوران حیض بیوی کو ہاتھ سے ڈسچارج کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا دوران حیض عورت کو ہاتھ سے فارغ کیا جاسکتا ہے؟

User ID: احمد فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس سے مراد یہ ہے کہ حیض کی حالت میں بیوی کو ہاتھ سے ڈسچارج کرنا جائز نہیں کیونکہ حیض کے دنوں میں شوہر پر لازم ہے کہ بیوی کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی بھی مقام کو اپنے کسی حصہ بدن سے بلا حائل نہ چھوئے، کہ یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر اتنا موٹا کپڑا حائل ہو جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، تو چھونا جائز ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دیگر مقامات کو چھونا یا بوس و کنار کرنا، جائز ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/ 16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

غسل فرض ہونے کی حالت میں تیمم کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر انسان پر غسل فرض ہو جائے اور سردی کی وجہ سے تیمم کر لینے سے جسم پاک ہو جاتا ہے یا غسل کرنا ضروری ہے؟ بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID.: احمد فر

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر پانی کے استعمال سے جان جانے یا کوئی عضو ہلاک ہونے یا بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے یا پہلے سے بیمار آدمی کے دیر سے اچھا ہونے کا حقیقی خطرہ موجود ہو، تو اس صورت میں تیمم کرنے کی اجازت ہوگی اور تیمم کرکے امامت بھی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی چاروں اطراف میں ایک ایک میل تک پانی نہ ملے تو تیمم کر سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں کر سکتے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی (کے استعمال پر قدرت) نہ پاؤ، تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے، لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے، تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (القرآن، پ6، سورۃ المائدہ، آیت 6)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”سردی شدید ہے اور حمام نہیں یا اُجرت دینے کو نہیں، نہ پانی گرم کر سکتا ہے، نہ ایسے کپڑے ہیں کہ نہا کر اُن سے گرمی حاصل کر سکے، نہ تاپنے کو الاؤ مل سکتا ہے وراس سردی میں نہانے سے مرض کا صحیح خوف ہے، تو تیمم کر سکتا ہے، اگرچہ شہر میں ہو ”درمختار“ سردی کے باعث وضو نہیں چھوڑ سکتا ”وھو الصحیح، کما فی الخانیہ والخلاصۃ، بل ھو بالاجماع، مصفی“ ترجمہ: یہی صحیح ہے، جیسا کہ خانیہ اور خلاصہ میں ہے، بلکہ یہ بالاجماع ہے۔ ہاں! اگر اُس سردی میں وضو سے بھی صحیح خوفِ حدوثِ مرض ہو، جب بھی تیمم کرے، خالی وہم کا اعتبار نہانے میں بھی نہیں، وضو تو وضو۔“

(فتاوی رضویہ، ج3، ص415، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1718

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شوہر یا بیوی کو برہنہ دیکھنے سے وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بیوی کا وضو ہو اور شوہر کو برہنہ دیکھ لے تو کیا بیوی کو وضو ٹوٹ جائے گا؟

User ID محمد علی بٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اپنا یا کسی کا ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ بلا وجہ اپنا یا میاں بیوی کا ایک دوسرے کا ستر بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ 309، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1719

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY — فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مصنوعی بالوں کے ساتھ وضو میں سر کے مسح کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ انسان یا سور کے بالوں کے علاوہ کی مصنوعی بالوں کی وگ لگی ہو تو وضو میں اس پر مسح کرنے سے مسح ہو جائے گا یا نہیں؟

User ID: دانیال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سر کے چوتھائی حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔ اگر وگ اتارنا ممکن ہے، حرج لازم نہیں آتا تو اس کی چند صورتیں ہیں: اگر سر کا چوتھائی حصہ خالی ہے وہاں پر مسح کر کیا تو مسح ہو جائے گا یا پھر وگ کے اوپر اتنا پانی ڈالا کہ سر تک اس کا اثر پہنچ گیا تو مسح ہو جائے گا صرف وگ کے اوپر سے مسح کر لینا کافی نہیں اسے اتار کر مسح کرنا فرض ہے۔ ہاں اگر وگ اتارنا تکلیف کا باعث ہو یا حرج لازم آئے تو اس کے اوپر مسح کر سکتے ہیں۔ بحر الرائق میں ہے: "لومسحت علی خمارھا ونفذت البلّۃ الی رأسھا حتی ابتل قدر الربع منہ یجوز۔" یعنی عورت نے اگر اپنے دوپٹے پر مسح کیا اور پانی کی تری سر تک پہنچ گئی اور اس نے سر کے چوتھائی حصے کو تر کر دیا تو یہ مسح درست ہے۔ (البحر الرائق، جلد 01، صفحہ 319، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو میں مسح کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "مسح کی نم سر کی کھال یا خاص سر پر جو بال ہیں (نہ کہ سر سے نیچے لٹکتے ہیں) ان پر پہنچنا فرض ہے عمامے دوپٹے وغیرہ پر مسح ہرگز کافی نہیں مگر جب کہ کپڑا باریک اور نم اتنی کثیر ہو کہ کپڑے سے پھوٹ کر سر یا بالوں کی مقدار شرعی پر پہنچ جائے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 01، صفحہ 216، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1720

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سکول میں ترجمۃ القرآن والی کتاب بغیر وضو چھونے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سکول میں ترجمۃ القرآن والی کتاب جو پڑھائی جاتی ہے کیا اسے بغیر وضو پکڑ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ترجمۃ القرآن والی کتاب میں اگر صرف قرآن پاک اور اس کا ترجمہ لکھا ہو تو اسے بغیر وضو چھونا جائز نہیں کہ یہ قرآن پاک کے حکم میں ہی ہے اور قرآن پاک کو بغیر وضو چھونا حرام ہے۔ ایسے ہی اگر اس میں کچھ تفسیر یا حاشیے وغیرہ بھی شامل ہو تو اس کو بغیر وضو چھونا بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ در مختار و ردالمحتار میں ہے:" وفی الاشباہ وقد جوز أصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الأکثر تفسیرا أو قرآنا ولو قیل بہ (بأن یقال إن کان التفسیر أکثر لا یکرہ وإن کان القرآن أکثر یکرہ) اعتبارا للغالب لکان حسنا (وبہ یحصل التوفیق بین القولین) ملتقطا" ترجمہ: اشباہ میں ہے کہ ہمارے علماء نے بے وضو شخص کا کتبِ تفاسیر کو چھونا، جائز قرار دیا ہے اور اس میں تفسیر یا قرآن کے زیادہ ہونے کی تفصیل بیان نہیں کی، البتہ اگر اس تفصیل کے ساتھ قول کیا جائے، تو بہت اچھا ہے، یعنی یوں کہا جائے کہ اگر تفسیر زیادہ ہے، تو مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر قرآن زیادہ ہے، تو پھر مکروہ (تحریمی) ہے، غالب کا اعتبار کرتے ہوئے۔ (علامہ شامی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں) اور اس تفصیل سے دونوں اقوال میں تطبیق پیدا ہو جاتی ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 353، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت لکھتے ہیں:" محدث کو مصحف چھونا مطلقاً حرام ہے، خواہ اُس میں صرف نظمِ قرآنِ عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر و رسم خط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف زائل نہ ہوگا، آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا، ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہٰذا حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو چھونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی، بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے، اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 1، صفحہ 1074، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی ورانا ٹزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1721

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کپڑے کو بغیر شرعی طریقے کے دھوئے، بار بار دھویا گیا تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کپڑے پاک کرنے کا جو طریقہ ہے (کہ تین بار دھو کر نچوڑا جائے) اس کے مطابق کپڑے نہیں دھوئے لیکن اسے بار بار دھویا گیا ہو تو کپڑے پاک ہو جائیں گے یا نہیں ؟

User ID: رسلان عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کپڑے کو بار بار نل کے نیچے رکھ کر یا جاری پانی میں اس دھویا گیا ہے کہ نجاست زائل ہونے کا ظن غالب ہو گیا تو کپڑے پاک ہو جائیں گے۔ فتاوی امجدیہ میں ہے: ''نجاست مرئیہ سے طہارت کے لئے ازالہ شرط ہے، اگر ایک بار میں زائل ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے میں پاک ہو جائے گی، اور تین بار سے زیادہ کی ضرورت ہو تو زیادہ دھوئے۔۔۔ اور نجاست غیر مرئیہ ہے اور وہ شی نچوڑنے کے قابل ہے تو تین بار دھوئے اور ہر بار نچوڑے، اور نچوڑنے کی حد یہ ہے کہ اگر پھر نچوڑے تو قطرہ نہ ٹپکے اور اس میں خود اس کی قوت کا اعتبار ہے اور اگر دوسرا جو زیادہ قوی ہو اس کے نچوڑنے سے قطرہ ٹپکے گا تو قوی کے لئے پاک نہ ہوگا اور اس کمزور کے لئے پاک ہو گیا۔۔۔ یہ حکم اس وقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو، اور اگر حوض کبیر میں دھویا ہو یا بہت سا پانی اس پر بہایا یا بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شرط نہیں۔''

(فتاوی امجدیہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 35، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1722

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

بچہ پیدا ہونے کے چالیس دن بعد آنے والے خون کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت نے بچہ جنا اور چالیس دن بعد بھی خون بند نہیں ہوا تو شوہر اس سے ہمبستری کر سکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID جنید سعید

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے چالیس دن بعد آنے والا خون اِستحاضہ (بیماری کی وجہ سے آنے والا خون) کہلاتا ہے اس میں ہمبستری جائز ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ودم الاستحاضة۔۔۔لا يمنع الصلاة ولا الصوم ولا الوطء كذا في الهداية ترجمہ: اور استحاضہ کا خون نماز، روزے اور وطی سے مانع نہیں ہے۔ ایسا ہی ہدایہ میں ہے۔

("الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، جلد 1، صفحہ 39، العلمیہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: کسی کو چالیس ۴۰ دن سے زِیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس ۴۰ دن رات نِفاس ہے باقی اِستحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نِفاس ہے اور جتنا زِیادہ ہے وہ اِستحاضہ، جیسے عادت تیس ۳۰ دن کی تھی اس بار پینتالیس ۴۵ دن آیا تو تیس ۳۰ دن نِفاس کے ہیں اور پندرہ ۱۵ اِستحاضہ کے۔

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 377، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1723

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بالٹی سے وضو کرتے ہوئے اس میں خشک ہاتھ ڈالنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گھر میں پانی کی بالٹی بھری ہوئی رکھی ہوئی ہے اس سے سب وضو کر رہے ہوتے ہیں اس میں ہاتھ بھی ڈالتے ہیں اس سے وضو ہو جائے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID جنید سعید

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر بے دھلا ہاتھ یا اس کا کوئی حصہ اس بالٹی میں ڈالا تو پانی مستعمل ہو جائے گا ،اس سے وضو و غسل نہیں ہو سکے گا۔ بہار شریعت میں ہے: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ اُنگلی کا پَورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وُضو کے قابل نہ رہا مائے مُستَعمَل ہو گیا۔ یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدَث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دُھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مُستَعمَل نہ ہوگا اگرچہ کُہنی تک ہو بلکہ غیرِ جُنب نے اگر کُہنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں جنب کُہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدَث ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 296-297، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پیڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور درس علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

نماز

1724
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

صف میں ستون ہو تو وہاں صف بنانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ صف میں ستون ہو تو وہاں صف بنانے کا کیا حکم ہے؟

User ID: علامہ فیض فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ صف میں ستون ہو تو وہاں صاف بنانا جائز نہیں کہ یہ قطع صف ہے جو کہ جائز نہیں۔ البتہ عیدین و جمعہ میں رش ہو تو صف بنانا جائز ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں قبیل باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا: لاتصفوا بین الاساطین واتموا الصفوف۔ ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔ اور اس کی وجہ قطع صف ہے اگر تینوں دروں میں لوگ کھڑے ہوئے تو ایک صف کے تین ٹکڑے ہوئے اور یہ ناجائز ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من قطع صفا قطعہ اللہ۔ جو کسی صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کردے۔ اور بعض دروں میں کھڑے ہوئے بعض خالی چھوڑدے جب بھی قطع صف ہے صف ناقص چھوڑدی، کاٹ دی پوری نہ کی، اور اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اتموا الصفوف۔ (صفوں کو مکمل کرو۔ ت) اور اگر اس وقت زائد لوگ نہ ہوں تو آنے سے کون مانع ہے تو یہ ممنوع کا سامان مہیا کرنا ہے اور وہ بھی ممنوع ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ134، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8ربیع الثانی 1446ھ/12اکتوبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذیرائی کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1725

الرضا قرآنِ و فقہ اکیڈمی آن لائن

اعلانیہ ڈرامے دیکھنے والے کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو شخص علانیہ ڈرامے دیکھتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

User ID: محمد عثمان عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مروجہ ڈرامے دیکھنا، ناجائز و حرام ہے۔ کہ ان میں بہت سے غیر شرعی افعال جیسے بے پردگی، بے حیائی، گانے باجے وغیرہ ہوتے ہیں جو کہ جائز نہیں۔ لہذا، اعلانیہ ڈرامے دیکھنے والا فاسق معلن ہے اور فاسق کو امام بنانا، جائز نہیں۔ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور پڑھ لی تو اعادہ واجب ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے: ”(وکرہ إمامة العبد والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه: ولأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعا“ ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہِ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 134، مطبعہ کبری)

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی تو پھیرنی واجب۔ (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 601، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ / 12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

کرسی پر نماز پڑھتے ہوئے سامنے لکڑی پر سجدہ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد کی کرسیوں پر سجدے کے لیے سامنے لکڑی بنی ہوتی ہے سجدہ کرنے کے لے اس پر سجدہ کیا جائے یا اشارے سے پڑھیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: عمیر رضا

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طرح آگے لکڑی پر سجدہ کرنا فضول عمل ہے اور اگر لکڑی پر سجدہ کرنے کی صورت میں رکوع کی بنسبت کم جھکے تو نماز ہی نہیں ہوگی ورنہ نماز تو ہو جائے گی البتہ لکڑی پر سجدہ نہ کیا جائے بلکہ اشارے سے نماز ادا کی جائے کیونکہ جب بندہ قیام، رکوع، سجود سے عاجز آجائے تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارے سے کرے اور رکوع میں کم جھکے اور سجدے میں رکوع کی بنسبت زیادہ جھکے یہی اشارہ اس کے لیے رکوع و سجود کی طرف سے کفایت کرے گا۔ فتاوی ھندیہ میں ہے: وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود أخفض من الركوع ترجمہ: اور اگر بندہ کھڑا ہونے اور رکوع اور سجدہ کرنے سے عاجز آجائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کو رکوع سے پست کرے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، جلد1، صفحہ136، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9ربیع الثانی1446ھ/13 اکتوبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1727

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عیدین میں اذان و اقامت نہ کہنے کی وجہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت کیوں نہیں ہے؟ User ID میر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عیدین میں اذان نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے عیدین پڑھنے کا جو طریقہ مروی ہے اس میں اذان ثابت نہیں۔ بغیر اذان و اقامت کے عیدین کا پڑھنا طریقہ متوارث ہے اور اسی پر اجماع ہے۔ حلبی کبیری میں ہے: "یصلی الامام بالناس رکعتین بلا اذان ولا اقامۃ لما فی الصحیحین: سئل ابن عباس: شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید، قال: نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامۃ ولانہ المتوارث وعلیہ الاجماع" یعنی امام لوگوں کو بلا اذان و اقامت (عیدین کی) دو رکعتیں پڑھائے گا، کیونکہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوئے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، لوگوں کو نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا اور اس وجہ سے کہ یہی طریقہ متوارث ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

(حلبی کبیری، صفحہ 567، مطبوعہ: کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الثانی 1446ھ / 13 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1728

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز کے بعد بلند آواز سے درس و بیان کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نماز کے بعد جو قاری صاحب درس دیتے ہیں۔کوئی ساتھی نماز پڑھ رہے ہو تو کیا وہ درس دینا جائز ہوگا؟ کیونکہ درس کی بنیاد پر نماز ڈسٹرب ہو جاتی ہے جو بندہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اس کا دھیان قاری صاحب کی طرف چلا جاتا ہے۔

User ID: عمیر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو تو اتنی بلند آواز سے درس و بیان کرنے کی شرعا اجازت نہیں ہے کیونکہ نمازیوں کو خلل واقع ہونے کی صورت میں اونچی آواز سے تلاوت قرآن کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ لہذا، مسجد کی طرف ہو کر آہستہ آواز سے درس و بیان کا سلسلہ کیا جائے۔سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قرآن عظیم کی تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نمازی یا ذاکر کے کام میں خلل ہو یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے یا بازار یا سرا یا عام سڑک ہو یا لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہیں اور کوئی سننے کے لئے حاضر نہ رہے گا ان صورتوں میں آہستہ ہی پڑھنے کا حکم ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 23، صفحہ 383، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الثانی 1446ھ/ 13 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY　فقہی مسائل گروپ　WWW.ARQFACADEMY.COM

1729

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پارک میں جماعت کے لیے اذان واقامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی جگہ اذان کی آواز آرہی ہو اور اس جگہ جماعت کروانی ہو مثلاً کسی پارک میں تو کیا وہاں (پارک) میں بھی اذان دینی ہوگی اور کیا اگر اذان کے بغیر اس جگہ (پارک) میں جماعت کروادیں تو اس جماعت کا کیا حکم ہوگا؟

User ID: احمد فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد کی جماعت واجب ہے بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ ہے ہاں ترک جماعت کا کوئی عذر ہو تو پارک میں جماعت کے لیے اذان واقامت کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر اذان و اقامت کے بغیر جماعت کروادی تو بھی گناہ نہیں۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وندب الأذان والإقامة للمسافر والمقيم في بيته وليس على العبيد أذان ولا إقامة كذا في لتبيين ترجمہ: اور مسافر کے لیے اور مقیم کے لیے گھر میں اذان واقامت کہنا مستحب ہے اور غلاموں پر نہ اذان ہے نہ اقامت ایسا ہی تبیین میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد 1، صفحہ 53، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1730
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ
آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

ظہر کی سنت قبلیہ رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر مقتدی ظہر کی نماز کیلئے آئے اور آگے جماعت ہو رہی ہو تو فرض ادا کرنے کے بعد پہلے 4 سنتیں ادا کرنی ہونگی یا پہلے 2 سنتیں اور 2 نوافل؟

User ID: احمد فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر ظُہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو ارجح مذہب کے مطابق فرضوں کے بعد دو سنت پڑھ کر پھر چار سنت قبلیہ پڑھیں گے، جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ظہر کی پہلی چار سنّتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعدِ فرض بلکہ مذہبِ اَرجَح (یعنی پسندیدہ ترین مذہب) پر بعد (دو رکعت) سنت بعدیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہنوز (یعنی ابھی) وقتِ ظُہر باقی ہو۔

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 148، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ
فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

نماز میں مخصوص جگہوں پر نظر رکھنے کی حکمت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قیام میں سجدے کی جگہ رکوع میں انگوٹھوں کی طرف التحیات میں گود کی طرف دیکھنے کی کیا حکمت ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

User ID.: احمد ف

اس کی حکمت یہ ہے کہ کہیں اور خیال نہ بھٹکے نماز خشوع وخضوع سے پڑھی جاسکے۔ در مختار میں ہے:" (نظرہ إلی موضع سجودہ حال قیامہ، وإلی ظہر قدمیہ حال رکوعہ، وإلی أرنبۃ أنفہ حال سجودہ، وإلی حجرہ حال قعودہ، وإلی منکبہ الایمن والایسر عند التسلیمۃ الاولی والثانیۃ) لتحصیل الخشوع "ترجمہ: حالت قیام میں نظر موضع سجدہ کی طرف ہو، رکوع میں پشت قدم کی طرف، سجدہ میں ناک کی طرف، قعدہ میں گود کی طرف، پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف، دوسرے میں بائیں کی طرف نظر ہو کہ خشوع حاصل ہو۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب آداب الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ214، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

رد المحتار میں ہے: "وفی ذلک حفظ لہ عن النظر إلی ما یشغلہ، وفی إطلاقہ شمول المشاھد للکعبۃ لأنہ لا یأمن ما یلھیہ "ترجمہ: نظر کو اشتغال سے بچانا ہے اور اس میں کعبہ کو دیکنا بھی آتا ہے کہ نماز کی حالت میں اگر کعبہ کو دیکھے گا تو وہ نماز میں دھیان نہ رکھ پائے گا۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب آداب الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ214، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12ربیع الثانی1446ھ/16 اکتوبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1732

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

غیر محرم سے لیے گئے تحفے میں نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ غیر محرم (عاشق یا معشوق) سے ملے ہوئے گفٹ کو پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آیا نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

User ID: کو ثر الپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غیر محرم سے عاشقی و معشوقی میں گفٹ لینا اور اسے پہننا جائز نہیں۔ اور یہ تحفہ اگلے کی ملکیت بھی نہیں ہوتا، اسے واپس لوٹانا ضروری ہے۔ اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اسے اتار کر نماز لوٹانا واجب ہے۔ جیسے غصب شدہ زمین پر نماز پڑھنا، اور چوری کیے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے وجہ، حرام چیز کا شامل ہونا ہے۔ البحر الرائق میں ہے: "وفیھا ما یدفعہ المتعاشقان رشوۃ یجب ردھا ولا تملک" یعنی: عاشق و معشوق آپس میں ایک دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں وہ رشوت ہے، ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔ (البحر الرائق، جلد6، صفحہ441، کتاب القضاء، کوئٹہ)

امام اہلسنت، سیدی اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "چوری کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے میں اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا: "لان الفساد مجاور" (کیونکہ فساد نماز سے باہر ہے) مگر نماز مکروہ تحریمی ہوگی "لاشتمال علی المحرم" (حرام چیز اٹھائے ہوئے ہونے کی وجہ سے) کہ جائز کپڑے پہن کر اس کا اعادہ واجب کالصلوٰۃ فی الارض المغصوبۃ سواء بسواء (جس طرح مغصوبہ زمین پر نماز کا حکم اور یہ برابر ہے) واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد7، صفحہ292، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9ربیع الثانی 1446ھ/13اکتوبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پیڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1733

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری میں بڑی سورت پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پہلی رکعت میں بڑی سورۃ پڑھ لی دوسری میں چھوٹی پڑھی تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: اویس صدیقی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کراہت تنزیہی کے ساتھ نماز ہو جائے گی کیونکہ نماز کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی بنسبت لمبی قراءت کرنا مکروہ تنزیہی ہے جبکہ فرق واضح ہو اگر دونوں سورتوں کی آیات برابر ہوں تو تین آیات کی زیادتی سے کراہت آئے گی اور اگر آیات چھوٹی بڑی ہوں تو کلمات و حروف میں واضح فرق ہو تو کراہت آتی ہے۔ صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں "الم نشرح" پڑھی اور دوسری میں "لم یکن" تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 548، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذیرائی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1734

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

اذان و جماعت کے درمیان وقفہ نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز عصر وعشا میں اذان کے فورا بعد اقامت کہنا اور اذان اور جماعت کے درمیان وقفہ نہ کرنا کیسا ہے؟

User ID: حافظ پیر انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ نماز مغرب کے علاوہ بقیہ نمازوں میں اذان کے بعد اتنا وقفہ ہونا مستحب ہے کہ لوگ کھانے پینے، قضائے حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد میں پہنچ سکیں۔ لہذا بالکل وقفہ نہ کرنا درست نہیں۔ اور مغرب کی نماز میں تین آیت پڑھنے کی مقدار تک وقفہ ہو اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ حدیث مبارکہ میں اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یَا بِلَالُ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. یعنی: اے بلال! جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر دو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو، اور اپنی اذان واقامت کے درمیان اس قدر وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا اپنے کھانے پینے سے اور پاخانہ پیشاب کی حاجت محسوس کرنے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور اس وقت تک (اقامت کہنے کے لیے) کھڑے نہ ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو۔

(سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الترسل فی الاذان، حدیث 195، جلد 1، صفحہ 239)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ویفصل بین الاذان والاقامۃ مقدار رکعتین او اربع یقرء فی کل رکعت نحوا من عشر آیات۔۔۔ ینبغی ان یؤذن فی اول الوقت ویقیم فی وسطہ حتی یفرغ المتوضئ من وضوئہ والمصلی من صلاتہ والمعتصر من قضاء حاجتہ۔۔۔ واما اذا کان فی المغرب فالمستحب یفصل بینھما بسکتۃ یسکت قائما مقدار ما یتمکن من قراءۃ ثلاث آیات قصار۔ ترجمہ: اذان اور اقامت کے درمیان ایسی دو یا چار رکعتوں کی مقدار کا فاصلہ کیا جائے جس کی ہر رکعت میں دس آیت پڑھی جائیں۔ بہتر ہے کہ مؤذن پہلے وقت میں اذان دے اور پھر وہ اذان واقامت میں اتنی دیر ٹھہرے کہ وضو کرنے والا اپنے وضو سے، اور نمازی اپنی نماز سے، اور اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے۔ اور نماز مغرب کی اذان میں مستحب ہے کہ ایک سکتہ کی مقدار وقفہ کرے کہ وہ تین چھوٹی آیات پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑا رہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان والاقامۃ و کیفیتھما، جلد 1، صفحہ 57، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ / 22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

باجماعت نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز باجماعت کے بعد امام کا سب لوگوں کے ساتھ اجتماعی دعا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: دانیال

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

س بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ باجماعت نماز کے بعد امام کا سب کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا کرنا بالکل جائز و اچھا عمل ہے ۔کیونکہ اجتماعی دعا میں قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اور احادیث مبارکہ سے نماز کے بعد دعا کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نمازوں کے بعد دعا مانگا کرتے تھے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "عن براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجھہ قال فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک" ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، تو ہمیں آپ کی دائیں طرف کھڑا ہونا زیادہ محبوب ہوتا تھا کہ آپ ﷺ (سلام کے بعد) چہرہ انور ہماری طرف پھیریں، کہتے ہیں، پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا: اے میرے رب! مجھے اپنے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے تمام بندوں کو اُٹھائے گا یا جمع کرے گا۔

(صحیح المسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 247، مطبوعہ کراچی)

چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "عن حبیب بن مسلمۃ الفھری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا یجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن سائرھم إلا أجابھم اللہ" ترجمہ: حضرت حبیب بن مسلمہ الفہری رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی قوم جمع ہو اور ان میں سے ایک دعا کرے اور بقیہ اس پر آمین کہیں، تو اللہ پاک ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

(المعجم الکبیر، حبیب بن مسلمہ، جلد 4، صفحہ 21، مطبوعہ القاھرہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1736

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

لنگڑے شخص کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا لنگڑا شخص امامت کرواسکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: ذانیال

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایک ٹانگ سے معذور شخص کے اندر اگر امامت کی تمام شرائط پائی جائیں تو اس کی امامت درست ہے۔ہاں اگر اس کی امامت کے سبب لوگ کم آئیں یا اس سے زیادہ کوئی اور طہارت و نماز کے متعلق مسائل کو جاننے والا موجود ہو تو اس کی امامت خلاف اولی ہے۔ نماز پھر بھی ہو جائے گی۔اور اگر یہی علم زیادہ رکھتا ہے تو اسی کا امامت کروانا اولی ہے۔فتاویٰ عالمگیری میں ہے:" لو کان لقدم الإمام عوج وقام على بعضها يجوز وغيره أولى "ترجمہ: اگر امام کے پاؤں میں ٹیڑھا پن ہو کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جما سکتا، تب بھی اس کی امامت جائز ہے، مگر (اس کے مقابلے میں) غیر معذور کی امامت بہتر ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد 1، صفحہ 84، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان ہاتھوں سے معذور شخص کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :"خیال مذکور غلط ہے۔اُس کے پیچھے جوازِ نماز میں کلام نہیں، ہاں غایت یہ ہے کہ اُس کا غیر اَولیٰ ہونا ہے، وہ بھی اُس حالت میں کہ یہ شخص تمام حاضرین سے علم مسائل نماز و طہارت میں زیادت نہ رکھتا ہو، ورنہ یہی اَحق و اَولیٰ ہے۔"
(فتاویٰ رضویہ، جلد 06، صفحہ 450، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

وتروں میں دعائے قنوت کی جگہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا وتروں میں دعائے دعائے قنوت کی جگہ سورۃ الفاتحہ پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا؟

User ID: شہزاد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دعائے قنوت کی جگہ بنیت ثناء سورت الفاتحہ پڑھی تو واجب ادا ہو جائے گا کیونکہ وہ اللہ کریم کی ثناء و حمد ہے اور ہر ثناء دعا ہوتی ہے، بلکہ سورۃ الفاتحہ کو افضل دعا فرمایا گیا ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ سنت وہی دعائے ماثورہ پڑھنا ہے۔ بلا عذر اس کے ترک کی عادت بنانا درست نہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نماز صحیح ہو جانے میں تو کلام نہیں، نہ یہ سجدہ سہو کا محل کہ سہواً کوئی واجب ترک نہ ہوا، دعائے قنوت اگر یاد نہیں یاد کرنا چاہئے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے، اور جب تک یاد نہ ہو اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھ لیا کرے، یہ بھی یاد نہ ہو تو اللھم اغفرلی تین ۳ بار کہہ لیا کرے، یہ بھی نہ آتا ہو تو صرف یارب تین بار کہہ لے واجب ادا ہو جائے گا، رہا یہ کہ قل ھو اللہ شریف پڑھنے سے بھی یہ واجب ادا ہوا کہ نہیں، اتنے دنوں کے وتر کا اعادہ لازم ہو۔ ظاہر یہ ہے کہ ادا ہو گیا کہ وہ ثناء ہے اور ہر ثناء دعا ہے۔ بل قال العلامۃ القاری وغیرہ من العلماء کل دعاء ذکر وکل ذکر دعاء وقد قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم افضل الدعاء الحمد للہ۔ رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وصححہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنھما ھذا ولیحرر واللہ تعالٰی اعلم۔ بلکہ علامہ علی قاری اور دیگر علماء نے فرمایا ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا۔ رسالت مآب ﷺ کا فرمان ہے سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کرکے حسن کہا۔ نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے صحیح کہا اسے محفوظ کر لو اور غور کرنا چاہئے۔ واللہ تعالٰی اعلم''

(فتاوی رضویہ، جلد 7، ص 485، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی/ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

دوران سفر بغیر کسی مجبوری کے قصر پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دوران سفر اطمینان کی حالت میں قصر نماز کے بجائے جان بوجھ کر مکمل نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ پہلے والے دور میں مجبوری کی وجہ سے قصر کا حکم تھا اب جہاں مرضی جائیں مکمل نماز پڑھنا ہوگی۔ کیونکہ وہ مجبوری نہیں رہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: معین شیخ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قصر نماز مسافر پر واجب ہے۔ اور یہ حکم تا قیامت ہے۔ قصر پڑھنے کی وجہ کوئی مجبوری نہیں بلکہ یہ اس لیے ہے کہ قصر نماز اللہ پاک کی طرف سے ہدیہ ہے اسے قبول کرنا واجب ہے۔ لہذا چار فرضوں میں قصر واجب ہے جان بوجھ کر پوری پڑھنا گناہ ہے۔ اور جان بوجھ کر چار رکعتیں پڑھ لیں تو ان کو دو رکعت لوٹانا واجب ہے۔ قصر نماز کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔ (پارہ 5 سورۃ النساء، آیت 101)

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت تفسیر نسفی میں ہے: "القصر عزیمۃ غیر رخصۃ ولا یجوز الاکمال" ترجمہ: نماز میں قصر کرنا عزیمت ہے، رخصت نہیں اور مکمل چار رکعت ادا کرنا، جائز نہیں۔ (تفسیر نسفی، سورۃ النساء، تحت الآیۃ 101، جلد 1، صفحہ 390، مطبوعہ لاھور)

صحیح مسلم شریف میں ہے: "عن یعلی بن أمیۃ، قال: قلت لعمر بن الخطاب: (لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاۃ، إن خفتم أن یفتنکم الذین کفروا) فقد أمن الناس، فقال: عجبت مما عجبت منہ، فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک، فقال صدقۃ تصدق اللہ بھا علیکم، فاقبلوا صدقتہ" ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی (اللہ پاک نے تو یہ فرمایا): تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے، اب تو لوگ امن میں ہیں۔ فرمایا: جس چیز سے تمہیں تعجب ہوا ہے مجھے بھی اس سے تعجب ہوا تھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، تو ارشاد فرمایا: یہ صدقہ ہے، جو اللہ نے تم پر تصدق فرمایا، تو اس کا صدقہ قبول کرو۔ (الصحیح لمسلم، کتاب صلوۃ المسافر، جلد 1، صفحہ 241، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ / 16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناپاک پیسے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ احتلام ہوا اور جیب کی شلوار میں پیسے تھے جو نجس ہو گئے، غسل کے بعد پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھی لیکن ناپاک پیسے جیب میں ہی تھے نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: اویس احمد

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر پیسوں پر نجاست درھم کی مقدار سے زائد تھی نماز نہیں ہوگی اور درھم کی مقدار کے برابر ہو تو مکروہ تحریکی وواجب الاعادہ ہو گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ393، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں: اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہو گی اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ395، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ
فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

تصاویر والے لباس خریدنے اور پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین س بارے میں کہ بچوں کے کپڑوں پر کارٹونز کی تصاویر بنی ہوتی ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہیں خریدنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: احمد فراز

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر تصاویر ایسی ہوں کہ چہرہ واضح نہ ہو یا صرف خاکہ ہو تو ان کپڑوں کا لینا اور پہننا اور بچوں کو پہنانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ اور ایسے کارٹون جو جاندار کی حکایت نہیں کرتے جیسے ڈورے مون تو اس کی تصویر جائز ہے۔ اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔۔۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹادی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگادی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/ 16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

میت مسجد سے باہر ہو تو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایسی صورت جس میں میت مسجد سے باہر ہو اور جگہ نا ہونے کی صورت میں کچھ لوگوں کا مسجد کے اندر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

User ID: جنید سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ میت چاہے مسجد کے اندر ہو یا باہر ہو، بلا عذر شرعی مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مطلقا مکروہ تحریمی و گناہ ہے بغیر شرعی عذر کے محض مجبوری کہہ کر مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہِ تحریمی ہے، خواہ میّت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض، کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 845، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذیرائی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1742

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

امام رکوع میں اونچی آواز سے تکبیر کہے بغیر جائے تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام اگر جماعت میں اونچی آواز سے تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا جائے تو کیا حکم ہے؟ مقتدی رکوع میں جائیں گے یا نہیں؟

User ID: حافظ عبید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ امام کے لیے سنت ہے کہ رکوع و سجود وغیرہ کی تکبیر اونچی آواز میں کہے، اگر امام تکبیر اونچی آواز میں نہیں کہتا تو یہ خلاف سنت ہے البتہ مقتدیوں پر اقتداء پھر بھی واجب ہے مقتدی امام کے ساتھ رکوع کریں گے۔ البتہ اس نماز کا اعادہ مستحب ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: سننھا رفع الیدین للتحریمۃ و نشر اصابعہ و جھر الامام بالتکبیر ترجمہ: اور نماز کی سنتوں میں تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور انگلیوں کو کھلا رکھنا اور امام کا تکبیر کو اونچی آواز میں کہنا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع۔۔۔ الفصل الثالث۔۔۔ جلد 1، صفحہ 80، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY　فقہی مسائل گروپ　WWW.ARQFACADEMY.COM

1743

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

امام کے پیچھے قراءت کی تو نماز لوٹانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز نہیں لیکن اگر کسی نے قراءت کی تو اس کی نماز ہو جائے گی یا دوبارہ پڑھنا ہوگی؟

User ID: شہزاد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ امام کی پیچھے قراءت کرنا مکروہ تحریمی وگناہ ہے۔ اگر امام کے پیچھے قراءت کردی تو اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔ کیونکہ فقہ کا قاعدہ ہے کہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب ہے۔ مقتدی کا امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ سنن ابن ماجہ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من کان لہ إمام، فقراءۃ الامام لہ قراءۃ ترجمہ: جس شخص کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے۔

(سنن ابن ماجۃ، باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ج01، ص276، دار الفکر، بیروت)

تنویر الابصار میں ہے: "والمؤتم لا یقرأ مطلقاً فان قرأ کرہ تحریماً" یعنی مقتدی اصلاً امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا پس اگر مقتدی نے امام کے پیچھے قراءت کی تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد02، صفحہ 326-327، مطبوعہ کوئٹہ)

البحر الرائق میں ہے: وقد قالوا کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم یجب اعادتھا یعنی: اور تحقیق فقہاء نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد1، صفحہ 331، دار الکتب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21ربیع الثانی 1446ھ/25اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تصویر والا لباس الٹا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جرسی پر تصویر بنی ہو تو اسے الٹا پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

User ID: علی اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تصویر والے لباس کو الٹا پہن کر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ تنزیہی ہوگی۔ کیونکہ الٹا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اور اس کا اعادہ یعنی نماز لوٹا لینا مستحب ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ''کپڑا الٹ پہننا اوڑھنا خلافِ معتاد میں داخل ہے اور خلافِ معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جا سکے ضرور مکروہ ہے کہ دربارِ عزت احق بادب و تعظیم ہے۔ واصلہ کراھۃ الصلوۃ فی ثیاب مھنۃ قال فی الدر وکرہ صلوتہ فی ثیاب مھنۃ قال الشامی وفسرھا فی شرح الوقایۃ بما یلبسہ فی بیتہ ولا یذھب بہ الی الاکابر۔ اصل یہ ہے کہ کام ومشقت کے لباس میں نماز مکروہ ہے درمیں ہے نمازی کا کام کے کپڑوں میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، شامی نے فرمایا اور اس کی تفسیر شرح وقایہ میں ہے وہ کپڑے جو آدمی گھر پہنتا ہے مگر ان کے ساتھ اکابر کے پاس نہیں جاتا۔(ت) اور ظاہر کراہتِ تنزیہی، فان کراھۃ التحریم لابدلھا من نھی غیر مصروف عن الظاھر کما قال ش فی ثیاب المھنۃ والظاھر ان الکراھۃ تنزیھیۃ۔ اس وجہ سے کہ کراہت تحریمی کے لئے ایسی نہی کا ہونا ضروری ہے جو ظاہر سے مؤول نہ ہو، جیسا کہ علامہ شامی نے کام کے کپڑوں کے بارے میں کہا کہ ظاہر کراہت تنزیہی ہے۔ (ت)''

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ358۔359، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔ (ردالمحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ710، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1745

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فرضوں کے بعد دعا، لمبی یا مختصر کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فرض نماز کے بعد لمبی دعا مانگنی چاہیے یا مختصر دعا مانگنی چاہیے؟

User ID: خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جن فرضوں کے بعد سنتیں پڑھی جاتی ہیں جیسے ظہر و مغرب وعشاء ان نمازوں میں فرضوں کے بعد مختصر دعا کرنی چاہیے کہ لمبی دعا کرنے یا کسی اور وجہ سے زیادہ تاخیر کرنے سے سنتوں کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔اور فجر و عصر کے فرضوں کے بعد لمبی دعا کر سکتے ہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ666، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے: نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سُنّت مختصر دُعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ543، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

جس سے دنیاوی رنجشیں اور اختلافات ہوں اس کی امامت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص 28 سال سے مسجد کا متولی ہے، پہلے وہ خود ہی نمازیں پڑھاتا تھا لیکن بعد میں مصروفیات کی وجہ سے اس نے مسجد میں امام رکھ لیا، تب بھی امام صاحب کی غیر موجودگی میں وہی نمازیں پڑھاتا تھا، اب بعض لوگ برادری کے اختلافات کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہتے، تو کیا اب اس شخص کا امام بننا جائز ہے یا نہیں؟

User ID: خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر متولی مسجد میں امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں تو اس کا امام بننا جائز ہے۔ اس سے دنیاوی رنجشوں یا اختلافات کی بنیاد پر اس کی امامت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ بلکہ جو بلاوجہ شرعی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وبال ان پر ہوگا۔ اور اگر امام میں مکمل شرائط نہ پائی جائیں یا پھر امام میں کوئی ایسی شرعی خرابی ہو جس کی وجہ سے لوگوں کی تنفیر کا سبب بنے تو اس کا امام بننا مکروہ ہے۔ الفائق میں ہے: "ام قوما وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ ولانھم احق منہ بالامامۃ کرہ لہ ذلک وان کان ھو احق بالامامۃ لایکرہ والکراھۃ علی القوم" ترجمہ: اگر کوئی شخص قوم کی امامت کرواتا ہے، اور وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں، تو اگر امام میں کسی خرابی کی وجہ سے کراہت ہو یا دوسرے لوگ امام سے زیادہ امامت کے حقدار ہوں، تو (اس کا امام بننا) مکروہ ہے اور اگر وہی امامت کا سب سے زیادہ حقدار ہو (اور اس میں کوئی فساد بھی نہ ہو اور اس کے باوجود لوگ اس کو ناپسند کریں) تو کراہت قوم پر ہے۔ (نہر الفائق، جلد1، صفحہ 242، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "محض دنیاوی عداوت ہے اور زید قابل امامت ہے، تو بکر زید کے پیچھے نماز پڑھے، کچھ کراہت نہیں۔ بلکہ محض دنیاوی عداوت کی بناپر، اس کے پیچھے نماز چھوڑ دینے سے خود بکر پر، الزام ہے۔۔۔ دنیاوی عداوت کی بناپر تین دن سے زیادہ جدائی اور قطع تعلق جائز بھی نہیں نہ کہ اس حد کی کہ جس مسجد میں وہ نماز پڑھے، یہ اس کے ساتھ بھی نماز نہ پڑھے اس کی اقتداء تو درکنار۔۔۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ باہمی عداوت کو دور کریں اور مل کر رہیں کہ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد1، حصہ 1، صفحہ 111، 112، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1747

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تیسری رکعت میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سے کم بیٹھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر امام تیسری رکعت میں بیٹھا مقتدی نے فوراً لقمہ دیا تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار نہیں گزری تھی تو کیا حکم ہے؟ کیا سجدہ سہو لازم ہوگا؟

User ID:خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ نماز درست ہو جائے گی۔ کیونکہ نماز کے واجبات میں سے ایک واجب یہ ہے کہ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب میں تین بار سبحن اللہ کہنے کی مقدار وقفہ نہ ہو اگر اتنا وقفہ کیا تو یہ ترک واجب ہے۔ اس سے کم مقدار بیٹھا تو واجب ترک نہ ہوگا، اور نہ ہی سجدہ سہو لازم ہوگا۔

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی نماز کے واجبات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا (واجب ہے)۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ519، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذورائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1748

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جمعہ کے دن دو، اذانوں کی حکمت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے لیے دو اذانیں دی جاتی ہے۔اس کی کیا حکمت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی اذان سن کر لوگ جمعہ کی تیاری کر کے سکون کے ساتھ حاضر ہو سکیں پھر جمعہ کی دوسری اذان کہی جائے تاکہ جماعت کھڑی کی جائے۔ پہلے پہلے یک ہی اذان ہوتی تھی پھر جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو دوسری اذان شروع کی گئی۔ بخاری شریف میں ہے: السائب بن یزید، قال:"کان النداء یوم الجمعۃ اولہ إذا جلس الإمام علی المنبر علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر، وعمر رضی اللہ عنھما، فلما کان عثمان رضی اللہ عنہ وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء"، قال ابوعبد اللہ: الزوراء موضع بالسوق بالمدینۃ. ترجمہ: ہم سے آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، ان سے سائب بن یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر خطبہ کے لیے بیٹھتے لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب مسلمانوں کی کثرت ہو گئی تو وہ مقام زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔

(صحیح البخاری، حدیث 912)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

جماعت کے بعد لوگوں کا آپس میں مصافحہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز باجماعت کے بعد لوگوں کا آپس میں مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

User ID. فرخ جاوید جانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز باجماعت کے بعد لوگوں کا آپس میں مصافحہ کرنا جائز بلکہ اچھا عمل ہے۔ کیونکہ مصافحہ کرنے سے محبت بڑھتی اور بغض و کینہ دور ہوتا ہے۔ ایسے ہی اس کو علماء و مشائخ اور عوام الناس اچھا سمجھتے ہیں، اور ہر وہ کام جسے مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا عمل ہے۔ اور حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دیگر مقامات پر مصافحہ کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ. یعنی: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان آپس میں مصافحہ فرمایا کرتے تھے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں۔

(بخاری، جلد 4، صفحہ 177، حدیث: 6263)

معجم اوسط میں ہے: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ یعنی جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

(معجم اوسط، 2 / 383، حدیث: 3602)

فتاوی رضویہ میں ہے: فجر و عصر کے بعد مصافحہ جائز ہے۔ اصل میں سنت ہے اور تخصیص مباح۔۔۔ نسیم الریاض میں ہے: الاصح انہ بدعۃ مباحۃ یعنی: زیادہ صحیح یہ ہے کہ مصافحہ کرنا ایک جائز بدعت ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 564، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

نکاح و طلاق

نکاح کے تین ماہ بعد بچہ پیدا ہو تو نسب کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرد و عورت زنا کرتے رہے پھر نکاح ہوا نکاح کے تین ماہ بعد بچہ پیدا ہوا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے حلال کا ہے یا حرام کا ؟ نکاح کے کتنا ماہ بعد بچہ پیدا ہو تو حلال کا ہو گا ؟

User ID: علامہ فیض فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ زنا، ناجائز و حرام ہے۔ جس کی بکثرت وعیدیں قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔ان پر توبہ واستغفار لازم ہے۔البتہ بچے کا نسب ثابت ہونے کے متعلق شریعت کا اصول ہے کہ اگر نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہو تو اس کا نسب اس سے ثابت ہو گا ورنہ بچہ ولد الزنا ہو گا اور اس کا نسب اس سے ثابت نہیں ہو گا۔ لہذا تین ماہ بعد پیدا ہونے والے بچے کا نسب اس شخص سے ثابت نہیں ہو گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: "إذا تزوج الرجل امرأة فجاءت بالولد لأقل من ستة أشهر منذ تزوجها لم يثبت نسبه ، وإن جاءت به لستة أشهر فصاعدا يثبت نسبه منه ، اعترف به الزوج أو سكت" یعنی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور وہ عورت نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا کر دے تو اس بچے کا نسب مرد سے ثابت نہیں ہو گا۔ اور اگر چھ ماہ یا اس سے زائد پر بچہ پیدا ہو تو اس بچے کا نسب مرد سے ثابت ہو گا خواہ مرد اس کا اقرار کرے یا خاموش رہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، جلد 01، صفحہ 536، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے: "کسی عورت سے زنا کیا پھر اُس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا اپنا ہے۔"

(بہارِ شریعت، جلد 02، صفحہ 251، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ/12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

طلاق لکھ کر بھیجی لیکن عورت تک نہ پہنچی تو طلاق کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک بندے نے عورت کو طلاق لکھ کر بھیجی لیکن اس عورت تک ورق نہیں پہنچا تو طلاق کا کیا حکم ہے؟

User ID: بلال خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ لکھتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی چاہے ورق عورت تک پہنچے یا نہ پہنچے۔ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز (نمایاں) نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اُس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔ اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اُسی وقت سے عدّت شمار ہوگی۔ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 114، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ/12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1752
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کا عدت میں قریبی عزیز کے انتقال پر جنازے پر جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت عدت میں ہے اس دوران کوئی قریبی رشتہ دار (بھائی، بہن، وغیرہ) فوت ہو جاتا ہے تو کیا وہ عورت وہاں جاسکتی ہے یا نہیں؟

User ID: عارف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت قریبی عزیز کے فوت ہونے پر دوران عدت جاسکتی ہے البتہ واپس آکر رات کا اکثر حصہ اپنے مکان پر گزارنا ضروری ہے وہاں رات گزارنا جائز نہیں۔ فتاوی فقیہ ملت میں: ''عورت کا عدت میں قریبی رشتہ داروں کی موت کے وقت جانے کے بارے میں عندالشرع کیا حکم ہے؟'' اس کے جواب میں ہے: ''موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو تو عورت دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں باہر جاسکتی ہے بشرطیکہ رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے۔ ایسا ہی شامی میں ہے: "المتوفی عنھا زوجھا تخرج بالنھار لحاجتھا، الخ"۔۔۔ لہٰذا قریبی رشتہ داروں کی موت کے وقت بھی شرطِ مذکور کی قید کے ساتھ جانے کی اجازت ہے۔''

(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد 02، صفحہ 67-66، شبیر برادرز لاہور، ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الثانی 1446ھ/13 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ
فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1753

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شوہر کو تکلیف دینے اور نماز نہ پڑھنے والی بیوی کو طلاق دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا بدزبان عورت جو کہ اپنے خاوند اور اس کی ماں سے بہت بدتمیزی سے پیش آتی ہو، بدزبانی، زبان درازی کرتی ہو، نماز قرآن اور دینی معاملات میں بھی شوہر کی بات نہ مانے بہت عرصہ سمجھانے کے بعد بھی نہ سمجھے تو کیا ایسی عورت کو طلاق دینی چاہیے؟

User ID: محمد اسمٰعیل عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بہتر یہی ہے کہ عورت کو پیار محبت سے سمجھایا جائے تاکہ وہ ایسی عادات چھوڑ دے اور دونوں اتفاق سے رہیں البتہ اگر عورت سمجھانے کے باوجود تکلیف پہنچاتی ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو تو اسے طلاق دینا مستحب ہے اور طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ بیوی جب ماہواری سے پاک ہو اور ان ایام میں شوہر نے بیوی سے صحبت بھی نہ کی ہو، تو ان ایام میں صرف ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہِ شرعی ممنوع ہے اور وجہِ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ110، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "احسنه ان یطلقها واحدة فی طهر لا جماع فیه ویترکها حتی تنقضی عدتها" یعنی طلاق احسن یہ ہے کہ شوہر نے جس طہر میں وطی نہ کی ہو، اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔

(کتاب الاختیار لتعلیل المختار، جلد2، حصہ2، صفحہ151، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/ 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1754

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نکاح شغار کی تعریف و حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نکاح شغار کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

User ID: طلحہ نوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نکاح شغار سے مراد یہ ہے کہ کہیں لڑکی کا نکاح اس طرح کرنا کہ وہاں سے بھی کسی لڑکی سے نکاح کرے اور دونوں نکاح ایک دوسرے کے لیے حق مہر ہوں جسے عرف میں اٹا، وٹا کرنا کہتے ہیں، تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہوگا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہوگا۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 67، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/ 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پرموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1755

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

حق مہر ادا نہیں کیا تھا اور طلاق ہو گئی تو حق مہر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شوہر نے بیوی کو طلاق بائن دے دی اور حق مہر ابھی تک ادا نہیں کیا تو اب کیا حکم شرع ہو گا؟ رخصتی و ہمبستری ہو چکی تھی۔

User ID: حافظ جہانگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جتنا حق مہر مقرر کیا گیا تھا اتنا دینا لازم ہو جائے گا کیونکہ وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 65، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1756

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

چھوٹی بچی یا بچے کو شہوت سے چھونے میں مصاہرت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر چھوٹی بچی یا بچے کو شہوت سے چھوا تو حرمت مصاہرت کا کیا حکم ہوگا؟ یا ان کا بالغ ہونا بھی ضروری ہے؟

User ID: شہزاد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حرمت مصاہرت کے ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ لڑکی مشتہاۃ ہو یعنی نو یا اس سے زائد سال کی ہو ایسے ہی لڑکے کا مراہق ہونا یعنی کم از کم 12 سال کی عمر کا ہونا ضروری ہے اس سے کم عمر کی لڑکی یا لڑکے کو شہوت سے چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی۔ہاں یہ بات یاد رہے کہ بچہ ہو یا بچی شہوت سے چھونا بہر صورت جائز نہیں ہوگا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔۔۔۔ مراہق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز (ابھی) بالغ نہ ہوا مگر اس کے ہم عمر بالغ ہوگئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے، اس نے اگر وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہو گئی۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 25-26، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

دوران عدت عورت کا اپنے غیر محارم رشتہ داروں سے ملنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے علاوہ اپنے کسی رشتے داروں سے مل سکتی ہے؟

User ID: مجتبی احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عدت کے دوران عورت کسی غیر محرم سے نہیں مل سکتی، محارم سے ملنے میں حرج نہیں کیونکہ غیر محارم سے پردہ کرنا جیسے عام دنوں میں فرض ہوتا ہے اب بھی فرض ہوگا۔ وقار الفتاویٰ میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”عدت اور غیر عدت میں پردہ کے احکامات میں کوئی فرق نہیں۔ قبل عدت جن لوگوں سے پردہ فرض ہے، دوران عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔“

(وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ158، بزم وقار الدین، کراچی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ”قبل عدت جن سے پردہ فرض تھا، دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے اور جن لوگوں سے عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا، ان سے عدت میں بھی پردہ کرنا فرض نہیں۔“

(وقار الفتاوی، جلد03، صفحہ212، بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

بیوی کو طلاق طلاق کہا اور ایک کی نیت ہو تو طلاق کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص مدخولہ بیوی کو کہے تجھے طلاق طلاق طلاق اور کہے کہ میری ایک طلاق کی نیت تھی بقیہ دوسے میں نے تاکید کی نیت کی ہے تو کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

User ID: محمد شیر افضل عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طرح تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔عورت مرد پر حرمت غلیظہ کے ساتھ حرام ہو جائے گی۔مرد کا یہ کہنا کہ میری طلاق طلاق طلاق کہنے سے تاکید کی نیت تھی قضاء نہیں مانا جائے گا۔اب بغیر حلالہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہو گی۔الاشباہ والنظائر میں ہے: قال اصحابنا رحمھم اللہ: لو قال لزوجتہ: انت طالق طالق طالق طلقت ثلاثا، فان قال: ردت بہ التاکید صدق دیانۃ لا قضاء یعنی: ہمارے اصحاب رحمھم اللہ نے فرمایا: اگر بندے نے اپنی بیوی کو کہا: تو طلاق والی، طلاق والی، طلاق والی تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔پس اگر وہ کہے میں نے اس سے تاکید کا ارادہ کیا ہے تو اس کی دیانتا تصدیق کی جائے گی قضاء تصدیق نہیں کی جائے گی۔

("الاشباہ والنظائر"، الفن الاول فی القواعد الکلیۃ، النوع الثانی، القاعدۃ التاسعۃ، صفحہ ۱۲۶۔)

بہار شریعت میں ہے: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تجھے طلاق طلاق طلاق تو اسے تین طلاقیں واقع ہوں گی گر شوہر یہ کہے کہ میں نے تاکید مراد لی تھی تو دیانۃً اس کی تصدیق کر دی جائے گی لیکن قضاءً نہیں۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ19، صفحہ1102، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1759
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآنِ و فقہ اکیڈمی آن لائن

میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو چومنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا میاں بیوی ایک دوسرے کی شرم گاہ چوم سکتے ہیں۔ جواب عنایت فرمائیں۔

User ID: خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

س بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرم گاہ کو منہ میں لینا اور چومنا ناجائز و گناہ ہے۔ کیونکہ یہ حیاء و پاکی کے خلاف ہے۔ جبکہ دین اسلام ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں حیاء و پاکی کا درس دیتا ہے۔ حتی کہ شرمگاہ کو دیکھنے سے بھی منع فرمایا گیا کہ یہ حیاء کے خلاف ہے، اسی طرح دین اسلام نے قضائے حاجت کے وقت بلا ضرورت سیدھا ہاتھ شرمگاہ کو لگانے سے منع کیا ہے۔ ایسے ہی منہ کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا گیا کہ اس سے قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اسے مسواک سے پاک کرو۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ہے: عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال ان افواھکم طرق للقرآن فطیبوھا بالسواک یعنی: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں (تم اپنے منہ سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو) لہٰذا اسے مسواک کے ذریعہ پاک رکھا کرو۔

(سنن ابن ماجہ/کتاب الطھارۃ و سننھا/حدیث: 291)

مرآۃ المناجیح میں ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کبھی شرمگاہ دیکھی، نہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی میرا ستر دیکھا۔ (مرآۃ المناجیح، ج05، ص38، قادری پبلشرز، لاھور)

صحیح مسلم میں ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یمسکن أحدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول" یعنی تم میں سے کوئی پیشاب کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ سیدھے ہاتھ سے نہ پکڑے۔ (صحیح مسلم، حدیث 63، ج1، ص225، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: إذا أدخل الرجل ذکرہ فی فم امرأتہ قد قیل یکرہ ترجمہ: جب آدمی اپنا عضو تناسل اپنی بیوی کے منہ میں داخل کرے تو کہا گیا ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، جلد5، صفحہ372، دار الفکر، العلمیہ)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "زوجین کا وقتِ جماع ایک دوسرے کی شرمگاہ کو مس کرنا بلاشبہ جائز بلکہ بہ نیتِ حسنہ مستحق و موجب اجر ہے کما روی عن نفس سیدنا الامام الاعظم رضی تعالی عنہ (جیسا کہ خود ہمارے سردار امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا گیا ہے) مگر اس وقت رؤیتِ فرج (شرمگاہ کو دیکھنے) سے حدیث میں ممانعت فرمائی اور فرمایا۔ فانہ یورث العمی وہ نابینائی کا سبب ہوتا ہے۔ علمائے نے فرمایا کہ محتمل ہے کہ اس کے اندھے ہونے کا سبب ہو یا وہ اولاد اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہو یا معاذ اللہ دل کا اندھا ہونا کہ سب سے بدتر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج12، ص270، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

میت، تدفین، قبر

1760

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

قبرستان میں جگہ نہ ہونے کے سبب میت کو کسی کی قبر میں دفن کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قبرستان میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی پرانی قبر میں مردے کو دفن کرنا کیسا ہے؟

User ID حورین فاطمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کسی کی قبر میں میت کو دفن کرنا جائز نہیں۔چاہے پہلی والی میت گل سڑ کر مٹی ہو جائے۔ رد المحتار میں ہے: اذا صار المیت ترابا فی القبر یکرہ دفن غیرہ فی قبرہ لان الحرمۃ باقیۃ ترجمہ: جب قبر میں میت گل کر مٹی بھی ہو جائے تب بھی اس کی قبر میں غیر کو دفن کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اس میت کی تعظیم و حرمت اب بھی باقی ہے۔

(ردالمحتار، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، جلد 2، صفحہ 233، دارالفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8ربیع الثانی 1446ھ/12اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

فقہی مسائل گروپ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

1761

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کفن پر آیات اور دعائیں لکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کفن پر قرآنی آیات، دعائیں وغیرہ لکھنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: عبداللہ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کفن پر قرآنی آیات و دعائیں لکھنا جائز ہے لکھ سکتے ہیں جبکہ ایسی جگہ نہ لکھی جائیں جہاں بے ادبی کا اندیشہ ہو جیسے ناف سے نیچے پیروں تک نہیں لکھ سکتے سینے وغیرہ پر لکھ سکتے ہیں۔ البتہ بہتر ہے کہ روشنائی سے لکھنے کے بجائے انگلی سے لکھا جائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ در مختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا جائز ہے۔۔۔یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں، روشنائی سے نہ لکھیں۔''

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 848، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الثانی 1446ھ/ 13 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1762

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

میت کو خوشبو لگانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میت کے لیے زینت منع ہے تو میت کو خوشبو جو لگاتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

User ID: آمنہ آیاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ میت کے اعضائے سجود کو خوشبو لگانا جائز ہے۔اور یہ زینت میں داخل نہیں، بلکہ اعضائے سجود پر ان کی عزت و تکریم کے لیے خوشبو لگائی جاتی ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: وَيُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ وَيَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ ترجمہ: اور میت کی پیشانی اور ناک اور ہاتھوں اور گھٹنوں اور دونوں قدموں پر کافور لگائی جائے گی۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، جلد1، صفحہ161، دار الفکر)

بہار شریعت میں ہے: "کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں۔۔۔ مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ821، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1763

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کسی پر موت کا وقت قریب آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جب کسی پر موت کا وقت آئے اس وقت کیا کیا کرنا چاہیے؟ جو جو ضروری احکام ہیں مفصل بیان فرما دیں۔

User ID: چوہدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف مونھ کر دیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو مونھ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو مونھ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔ جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ہو۔ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ مونھ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (جوہرہ نیرہ) آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔ میت کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔ (عالمگیری) مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔ میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔ (ماخوذ از: بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 812-813-814، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

خرید و فروخت، کاروبار

موبائل پر گیمز کھیل کر کمائی کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ موبائل میں گیم کھیل کر ارننگ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID.: احمد

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مروجہ گیمز کھیلنا کئی غیر شرعی افعال کی وجہ سے ناجائز ہے کہ یہ کھیل لہو ولعب میں آتے ہیں جو کہ شرعا جائز نہیں۔ اور اس میں وقت ضائع کرنا بھی ہے جس کی شرعا اجازت نہیں اور جیتنے پر پیسے ملنا اور ہارنے پر پیسے دینا یہ بھی جائز نہیں کہ یہ جوا ہے اور جوا حرام ہے اور ایسے ہی ان میں میوزک و بے حیائی بھی ہوتی ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے لہذا گیمز کھیل کر پیسے کمانا جائز نہیں۔

حرام کام پر اجرت لینے کے حوالے سے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے، اگر لے لی ہو تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی، تو اسے صدقہ کردے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔“

(بہارِ شریعت، اجارہ فاسدہ کا بیان، جلد 3، صفحہ 144، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/ 16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1765

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کے لیے سکول کی نوکری کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کا سکول میں نوکری کرنا کیسا ہے؟

User ID: محمد علی بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر عورت ان شرائط کے ساتھ سکول کی نوکری کرے جو عورت کی نوکری کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہیں تو جائز ہے ایک شرط بھی کم ہو تو سکول کی یا کوئی بھی نوکری جائز نہیں۔

سیدی اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ عورت کی ملازمت کے جائز ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہاں پانچ شرطیں ہیں: (1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔(۲) کپڑے تنگ وچست نہ ہو جو بدن کی ہیات ظاہر کریں۔(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ 247، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذور ٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1766

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سیونگ اکاؤنٹ کھلوانے اور نفع لینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوا کر نفع لینا کیسا ہے؟

User ID: محمد علی بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا جائز نہیں اور اکاؤنٹ کھلوا کر مشروط نفع لینا سود ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ بینک میں جمع کرائی گئی رقم قرض کی حیثیت رکھتی ہے اور ہر وہ قرض جو مشروط نفع لائے سود ہے۔ سود کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔"

(القرآن، سورۃ البقرہ، آیت 275)

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے: " لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ قال وھم سواء" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لوگ گناہ میں برابر ہیں۔

(الصحیح لمسلم، جلد2، صفحہ 27، مطبوعہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1767

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ادھار پر گندم کو موجودہ ریٹ سے مہنگا بیچنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا گندم ایک ماہ کی ادھار پر آج کے ریٹ سے 350 مہنگی بیچ سکتے ہیں؟

User ID: حافظ وقاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر رقم اور دینے کا وقت طے ہو جائے تو بیچنا اور خریدنا جائز ہے۔اور اگر قیمت یا قیمت دینے کے وقت معین نہ کیا ہو تو اس طریقے سے ادھار پر گندم بیچنا جائز نہیں۔ کنزالدقائق میں ہے: "وصح بثمن حال وباجل معلوم" ترجمہ: نقد اور ادھار قیمت کے ساتھ خرید وفروخت درست ہے، بشرطیکہ ادھار کی مدت معلوم ہو۔
(کنزالدقائق، کتاب البیوع، صفحہ 228، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فتاوی امجدیہ میں فرماتے ہیں: "بیع میں ثمن کا معین کرنا ضروری ہے۔ درمختار میں ہے: وشرط لصحتہ معرفۃ قدر مبیع وثمن اور جب ثمن معین کر دیا جائے، تو بیع چاہے نقد ہو یا ادھار سب جائز ہے۔اسی میں ہے: وصح بثمن حال ومؤجل الی معلوم اور یہ بھی ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کو کم یا زیادہ، جس قیمت پر مناسب جانے، بیع کرے۔ تھوڑا نفع لے یا زیادہ، شرع سے اس کی ممانعت نہیں، مگر صورت مسئولہ میں یہ ضرور ہے کہ نقد یا ادھار دونوں سے ایک صورت کو معین کر کے بیع کرے اور اگر معین نہ کیا، یوہیں مجمل رکھا کہ نقد اتنے کو اور ادھار اتنے کو، تو یہ بیع فاسد ہوگی اور ایسا کرنا، جائز نہ ہوگا۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 3، صفحہ 181، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1768

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نوکری کی وجہ سے نماز نہ پڑھنا اور ایسی نوکری کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سیکیورٹی گارڈ، کسی فیکٹری میں ملازم اگر ڈیوٹی کے دوران نماز نہ پڑھ سکے اسے ٹائم ہی نہ ملتا ہو تو کیا حکم ہے؟

User ID: محمد عاصم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مسلمان پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔ سیکورٹی گارڈ کی نوکری کی وجہ سے بعض صورتوں میں جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن کسی بھی نوکری کی وجہ سے نماز چھوڑنا ہر گز جائز نہیں۔ بلکہ ایسی نوکری کرنا ہی جائز نہیں جس میں نماز پڑھنے تک کی اجازت نہ ہو۔ لہذا ایسی نوکری ایسی نوکری تلاش کریں جس میں شریعت مطہرہ کی پاسداری کی جا سکے، اللہ پاک غیب سے رزق عطا فرمائے گا۔ فرمان باری تعالی: فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَۚ-اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ترجمہ: پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو حسبِ معمول نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔ (القران، سورۃ النساء، آیت 103)

ارشاد خداوندی ہے: وَّ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ-وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ) ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (سورۃ الطلاق، پ28، آیات 2،3)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

غیر مسلم کے پاس نوکری کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ غیر مسلم کے پاس تنخواہ پے کام کرنا کیسا؟

User ID: فرخ جاوید حاجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غیر مسلم کے پاس اس کی خدمت کی نوکری یا ایسی نوکری کرنا جس سے اسلام یا اس کی اپنی ذلت ہو جائز نہیں۔ ایسے ہی اگر کسی خلاف شرع کام کی نوکری ہو تو جائز نہیں۔ اگر مذکورہ صورتیں نہ پائی جائیں تو نوکری کرنا جائز ہے۔ بچنا پھر بھی بہتر ہے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں: کافر کی نوکری مسلمان کے لیے وہی جائز ہے جس میں اسلام اور مسلم کی ذلت نہ ہو۔

(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ121، ایپ)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "مسلمان نے کافر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ منع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافر سے اجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذلت ہو۔"

(بہار شریعت، جلد03، صفحہ164، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

زكاة

صدقے کے لیے پیسے الگ کیے ہوں پھر یہ بہن، بھائی کو دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہر ماہ تنخواہ سے کچھ پیسے صدقہ کے طور پر نکالتا ہوں کیا یہ پیسے اپنی بیوی یا بہن کو دے سکتا ہوں؟

User ID:خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ آپ یہ پیسے اپنے بھائیوں کو دے سکتے ہیں جائز ہے۔ کیونکہ صدقے کے طور پر الگ کی گئی رقم اس شخص کی ملکیت پر باقی ہوتی ہے۔ ایسی رقم کو کسی بھی نیک کام میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس رقم کو اپنی ضروریات میں خرچ کرنا درست نہیں کیونکہ رقم کو صدقے کے لیے متعین کرنے کے بعد انہیں اپنی ضرورت میں خرچ کرنا، صدقہ کرنے کی نیت سے رجوع ہے جو کہ مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں ایک مسئلے کا جواب دیتے ہوئے صدقے کرنے کی نیت سے رجوع کرنے کے متعلق فرماتے ہیں: "تصدق کی نیت سے عدول ہوا، اور یہ مکروہ ہے، لہذا مناسب یہ ہے کہ اسے قربات و فقراء ہی پر صرف کردے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ583، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1771

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سونے کا مالک نابالغ کو بنادیا تو زکاۃ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نابالغ کو اگر کوئی سونا گفٹ دے تو کیا اس کی زکاۃ فرض ہو گی؟

User ID: غفران شیرازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر سونا نابالغ بچے کو دے دیا تو پھر اس کو واپس نہیں لے سکتا اور نہ ہی استعمال کیا جا سکتا ہے وہ بچے کی ملکیت ہو جائے گا اور نابالغ بچے پر زکوۃ نہیں ہو گی۔ کیونکہ زکاۃ کی فرض ہونے کے لیے بالغ ہونا شرط ہے۔ اور یہاں یہ یاد رہے کہ زکاۃ سے بچنے کے لیے سونے کا کسی نابالغ کو مالک بنا دینا کہ زکاۃ فرض نہ ہو، کیونکہ یہ ایک عظیم عبادت سے محرومی کی نیت ہے۔ در مختار میں ہے: وھو الکراھۃ فی الزکاۃ ترجمہ: اور وہ (حیلہ کرنا) زکاۃ میں مکروہ ہے۔

(الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الشفعہ، باب ما یبطلھا، صفحۃ 627، دار الکتب العلمیہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ زکاۃ ساقط کرنے کا حیلہ کرنے کے متعلق فرماتے ہیں: اگر محض زکاۃ ساقط کرنے کے لیے یہ حیلہ کیا تو عند اللہ مواخذہ کا مستحق ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 907، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: زکاۃ واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں: (ان میں سے ایک شرط) بلوغ۔ (یعنی بالغ ہونا ہے)۔

(بہار شریعت جلد 1 حصہ 5 صفحہ 879، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

جائز و ناجائز

1772

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بلوچی اور سندھی کلچر کی شلواریں پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بلوچی اور سندھی کلچر کی شلوار جس میں ٹخنوں کے نیچے تک شلوار ہوتی ہے پہننا کیسا ہے؟

User ID علی میوی رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تکبر کی نیت سے پہنی جائے تو حرام ہے۔ کیونکہ تکبر کی نیت سے جو بندہ شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھے اس کے لیے احادیث میں وعیدیں آئی ہیں اور جس کی نیت تکبر کی نہ ہو شلوار لمبی ہونے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ ان وعیدوں میں داخل نہیں ہے لیکن ایسا کرنا پھر بھی مکروہ و خلاف اولی ہے اور اس میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا : من جرثوبہ خُیلاء لم نظر اللہ الیہ یوم لقیامہ ترجمہ: جو تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند لٹکائے گا اللہ پاک قیامت کے دن اُس پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔ (بخاری، 4 / 46، حدیث : 5788)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : اِسبال (یعنی تہبند اور پائنچے وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا) اگر براہِ عُجب و تکبر ہے (تو) حرام ورنہ مکروہ اور خلافِ اَولیٰ۔

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ167، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ/12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

چیل کو مارنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ چیل کو مارنا کیسا ہے؟

محمد شفقت علی User ID.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چیل کو مارنا جائز ہے۔ حدیث مبارکہ میں اسے فاسق جانور کہا گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خمس فواسق، یقتلن فی الحل و لحرم: الحیۃ، والغراب الأبقع، والفارۃ، والکلب العقور، والحدأۃ" ترجمہ: پانچ جانور فاسق ہیں، ان کو حل اور حرم میں قتل کیا جائے، سانپ، کوا، چوہا، کٹکھنا (بہت زیادہ کاٹنے والا، پاگل) کتا، اور چیل۔

(سنن ابن ماجہ، ج02، ص1031، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ام الخیر نام رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اُم الخیر نام رکھنا کیسا؟

User ID: محمد کلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ام الخیر نام رکھنا جائز ہے اس میں تفصیل یہ ہے کہ ام الخیر دو الفاظ ”ام “اور ”الخیر “کا مجموعہ ہے جس کا معنی ہے ”بھلائی والی “۔ یہ اپنی اصل کے اعتبار سے اگرچہ کنیت ہے کیونکہ جو علم ”ام“ یا ”اب“ سے شروع ہو، وہ کنیت کہلاتا ہے لیکن اسے بطور نام رکھنا بھی جائز ودرست ہے کنیت کے بطور نام ہونے کے متعلق عمدۃ القاری میں ہے:” كثير من الأسماء المصدرة بالأب أو الأم لم يقصد بها الكنية، وإنما يقصد بها إما العلم وإما اللقب ولا يقصد بها الكنية“ترجمہ: بہت سے نام ”اب، ام“سے شروع ہوتے ہیں لیکن ان سے کنیت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس سے یا تو نام مقصود ہوتا ہے یا لقب، اس سے کنیت مراد نہیں ہوتی۔

(عمدۃ القاری، جلد22، صفحہ218، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13ربیع الثانی1446ھ/17 اکتوبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذور نائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو ان دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

سفید بالوں پر سب سے پہلے سیاہ خضاب لگانے والا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کالا سیاہ کلر بالوں پر سب سے پہلے فرعون نے لگا تھا؟

User ID: محمد سہیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سفید بالوں پر سیاہ کلر سب سے پہلے فرعون نے لگایا تھا۔ الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اول من خضب بالحناء و الکتم ابراھیم و اول من اختضب بالسواد فرعون" یعنی سب میں پہلے حنا و کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد1، صفحہ29، 30، رقم الحدیث: 47، دار الکتب العلمیہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/ 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذیرائی / ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1776

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فقہی مسائل گروپ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

غیر مسلم کو صدقہ و خیرات کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کسی غریب غیر مسلم کو صدقہ و خیرات دینا جائز ہے؟ کیا اس کا بھی ثواب ملے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID محمد علی بشیر — الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غیر مسلم کو کسی بھی طرح کا صدقہ دینے کی شرعا اجازت نہیں۔ کیونکہ فی زمانہ تمام غیر مسلم حربی کافر ہیں اور حربی کافر کو کوئی بھی صدقہ چاہے (نافلہ ہو یا واجبہ) دینا جائز نہیں ہے۔ ان کے بجائے غریب مستحق مسلمانوں میں صدقہ و خیرات کیا جائے، تو ثواب کے حقدار ہیں۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے "جمیع الصدقات فرضا کانت او واجبۃ او تطوعا لا تجوز للحربی اتفاقا کما فی غایۃ البیان" ترجمہ: تمام صدقات چاہے فرض ہوں یا واجبہ ہوں یا نافلہ ہوں بالاتفاق حربی کافر کو دینا جائز نہیں ہے جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد 2، صفحہ 261، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل، اگرچہ وہ دار الاسلام میں بادشاہ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔ ہندوستان اگرچہ دار الاسلام ہے مگر یہاں کے کفار ذمی نہیں، انھیں صدقات نفل مثلاً ہدیہ وغیرہ دینا بھی ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 931، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1777

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

چوہوں کو مارنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چوہوں کو مارنا کیسا ہے؟

User ID: محمد علی بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چوہے کو مارنا جائز ہے۔ حدیث مبارکہ میں اسے فاسق جانور کہا گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خمس فواسق، يقتلن في الحل والحرم: الحية، والغراب الأبقع، والفأرة، والكلب العقور، والحدأة" ترجمہ: پانچ جانور فاسق ہیں، ان کو حل اور حرم میں قتل کیا جائے، سانپ، کوا، چوہا، کٹکھنا (بہت زیادہ کاٹنے والا، پاگل) کتا، اور چیل۔

(سنن ابن ماجہ، جلد02، صفحہ1031، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19ربیع الثانی1446ھ/22اکتوبر2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذیرائی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1778

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کبوتروں کو مسجد کے میناروں سے بھگانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد کے میناروں پر کبوتر ہیں جس کی وجہ سے مسجد کا صحن ہر وقت خراب رہتا ہے۔ان کبوتروں کو وہاں سے بھگانے کا کیا حکم ہے؟

User ID: شیخ احمد سکندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے اور اگر مسجد میں گندگی پھیلتی ہو تو کبوتروں کو وہاں سے بھگانا ضروری ہے۔ فتاوی شامی میں ہے:" لا بأس برمی عُشِّ خُفَّاش وحمام لتنقیته۔"ترجمہ:مسجد کی پاکیزگی کے لیے چمگادڑوں اور کبوتروں کے گھونسلوں کو ہٹا دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ528، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ سے مسجد میں موجود بگلے کے گھونسلوں کے متعلق سوال ہوا، تو آپ نے جواب لکھا: بگلے کی بیٹ اگرچہ نجس نہیں، مگر گندگی ضرور ہے اور مسجد کو گندگی سے بھی بچانا چاہیے، بگلے جب گھونسلے لگانے لگیں، اُس وقت گھونسلوں کو نوچ کر پھینک دیا جائے کہ بچے پیدا کرنے اور گندگی کی نوبت نہ آنے پائے۔ (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ34، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19ربیع الثانی 1446ھ/22اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

شرط لگا کر کھیلنا کہ ہارنے والا کچھ کھلائے گا اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کوئی بھی کھیل شرط لگا کر کھیلنا کیسا ہے؟ کہ ہارنے والا دوسرے کو فلاں فلاں چیز کھلائے گا۔

سائل: User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ شرط لگا کر کوئی بھی کھیل کھیلنا اور جیتنے پر ہارنے والا کا دوسرے کو کھلانا، ناجائز و حرام ہے کیونکہ یہ جوا ہے اور جوا حرام ہے اس پر قرآن و حدیث میں وعیدیں آئی ہیں۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰) ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

(القرآن، سورۃ المائدہ، آیت 90)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

والدین بیوی کو پردہ کروانے سے منع کریں تو اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شوہر بیوی کو پردہ کرواتا ہے لیکن شوہر کے ماں باپ وغیرہ اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں پردہ نہ کرواؤ تو اب کیا کرنا چاہیے؟

User ID:وانیال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ شوہر پر بیوی کو پردہ کروانا فرض ہے اگر پردہ نہیں کرواتا تو سخت گنہگار اور دیوث ہوگا۔ والدین پردے سے روکیں تو والدین کی بات ماننا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ خالق کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق کی پیروی جائز نہیں۔ سنن ترمذی میں ہے: عن ابن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره، ما لم يؤمر بمعصية، فإن امر بمعصية، فلا سمع عليه ولا طاعة"، ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تک معصیت کا حکم نہ دیا جائے مسلمان پر سمع وطاعت لازم ہے خواہ وہ پسند کرے یا ناپسند کرے، اور اگر اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ اس کے لیے سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔"

(سنن ترمذی، کتاب الجہاد عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، حدیث 1707)

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت اگر باہر بے پردہ باریک کپڑوں میں پھرتی ہو کہ ان سے بدن چمکے یا گلے یا بازو یا پیٹ یا پنڈلیوں یا سر کے بالوں کا کوئی حصہ کھولے پھرتی ہے اور شوہر مطلع ہے اور شوہر باوصف قدرت منع نہیں کرتا تو دیوث ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ورنہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 06، صفحہ 500/ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1781

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآنِ و فقہ اکیڈمی آن لائن

مچھلیاں پکڑ کر پانی میں رکھیں اور مر گئیں تو ان کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید نے مچھلیاں پکڑیں جب باہر نکالیں تو وہ بالکل ٹھیک تھیں، باہر نکال کے گھر تک لانے کے لیے دوبارہ پانی میں رکھیں اب گھر تک پہنچتے مچھلیاں پانی میں تیر گئیں یعنی سانس ختم ہو گئے۔ کیا مچھلی حلال ہو گی یا حرام؟

User ID: ج و ت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ مچھلیاں حلال ہی ہوں گی۔ کیونکہ جو مچھلی طبعی موت نہ مرے بلکہ شکار کرنے کے بعد پانی میں مر جائے وہ حلال ہے البتہ اگر مچھلی گل سڑ جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مر گئی یا جال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اوس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اوس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی ان سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جو گوشت سڑ گیا، بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 398، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/ 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1782

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

تنبوڑیوں کو آگ سے جلانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا تنبوڑی کو آگ سے مار سکتے ہیں؟ جبکہ وہ کافی نقصان پہنچاتے ہیں، چہرے وغیرہ پر بھی ڈھس لیتے ہیں۔

User ID: محمد عقیل اعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تنبوڑیاں نقصان پہنچاتی ہیں تو انہیں آگ کے علاوہ کسی اور طریقے سے مارنا جائز ہے لیکن آگ سے جلا دینا مکروہ ہے کیونکہ آگ کا عذاب دینا صرف آگ پیدا کرنے والے کے شایانِ شان ہے۔ سنن ابی داؤد میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إنه لا ينبغي أن يعذب بالنار إلا رب النار ترجمہ: آگ کا عذاب صرف اسی کو لائق ہے، جس نے اسے پیدا فرمایا۔

(سنن ابی داود، باب فی قتل الذر، حدیث 5268)

محیطِ برہانی میں ہے: إحراق القمل والعقرب بالنار مكروه، جاء في الحديث: "لا يعذب بالنار إلا ربها"۔
ترجمہ: جوں اور بچھو کو آگ کے ساتھ جلانا مکروہ ہے، حدیث پاک میں ہے: آگ کا عذاب صرف اسی کو لائق ہے، جس نے اسے پیدا فرمایا۔ (محیطِ برہانی، جلد 5، صفحہ 381، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

1783

الرضا قرآنِ و فقہ اکیڈمی آن لائن

سود پر گواہ بننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بینک میں سود لینے والے کا گواہ بننا کیسا ہے؟ کیا اس سے گناہ ہو گا؟

User ID: شہزاد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سود پر گواہ بننا حرام و گناہ ہے کیونکہ ہر وہ کام جس میں سود کا لین دین کرنا پڑے، سودی دستاویز لکھنا پڑے، اس پر گواہ بننا پڑے یا سودی کام میں معاونت کرنی پڑے ناجائز و حرام ہے اور ان سب پر حدیث مبارکہ میں لعنت فرمائی گئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "لعن رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدیہ و قال ھم سواء" ترجمہ: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سودی کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔

(صحیح مسلم، صفحہ 663، حدیث: 4093)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مومنین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

پیشہ ور بھکاریوں کو بددعا سے بچنے کے لیے پیسے دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سڑکوں، بازاروں میں کچھ لوگ مانگنے آتے ہیں جو بظاہر دکھنے میں تندرست ہوتے ہیں انہیں پیسے نہ دیں تو بددعائیں دیتے ہیں۔ برا بھلا کہتے ہیں تو ایسوں کی بددعا سے بچنے کی لیے انہیں پیسے دینا گناہ تو نہیں؟

User ID: مجتبیٰ احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پیشہ ور فقیروں کو مطلقاً کچھ بھی دینا ناجائز و حرام ہے ان کی بددعاؤں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان کی بددعا سے بچنے کے لیے بھی دینا جائز نہیں ہوگا۔ جو دکھنے میں تندرست، کمانے کے لائق ہو اسے نہیں دے سکتے اور جو مستحق نظر آئے اسے دے سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ما یزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیامۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم" ترجمہ: آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب من سال الناس تکثرا، جلد 1، صفحہ 199، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قوی تندرست قابل کسب جو بھیک مانگتے پھرتے ہیں ان کو دینا گناہ ہے کہ ان کا بھیک مانگنا حرام ہے اور ان کو دینے میں اس حرام پر مدد، اگر لوگ نہ دیں تو جھک ماریں اور کوئی پیشہ حلال اختیار کریں۔ در مختار میں ہے: لایحل ان یسأل شیئاً من القوت من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب ویأثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم" یہ حلال نہیں کہ آدمی کسی سے روزی وغیرہ کا سوال کرے جبکہ اس کے پاس ایک دن کی روزی موجود ہو یا اس میں اس کے کمانے کی طاقت موجود ہو، جیسے تندرست کمائی کرنے والا، اور اسے دینے والا گنہگار ہوتا ہے اگر اس کے حال کو جانتا ہے کیونکہ حرام پر اس نے اس کی مدد کی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 463، 464، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1785

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مردوں کے لیے بغیر نگ والی انگوٹھی پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مردوں کے لیے کیا چاندی کی انگوٹھی بغیر نگ کے پہننا کیسا ہے؟

User ID: علی اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بغیر نگ وال انگوٹھی چاہے چاندی کی ہو مرد کے لیے پہننا جائز نہیں۔ کیونکہ مرد کے لیے انگوٹھی جائز ہونے کی شرائط میں ایک شرط انگوٹھی کا نگ والا ہونا بھی ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اس میں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔ اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں، عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 430-431، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کروانا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1786

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کسی کو کہنا کہ تم اگر فلاں کام کر دیا تو تمہیں کچھ کھلاؤں، پلاؤں گا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی کو یہ کہنا کہ تم یہ کرو تو تمہیں یہ کھلاؤں یا پلاؤں گا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ اور اگر سامنے والا وہ کام کر دے تو کیا کہنے والے پر کھلانا پلانا ضروری ہو جائے گا؟ اگر نہ کھلائے تو کیا حکم ہے؟

User ID: خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہیکہ یہ صورت وعدے کی ہے اور اگر کہتے ہوئے کھلانے پلانے کی نیت ہو تو اس طرح کہنا جائز ہے۔ اور کام ہونے پر کھلانا پلانا بھی جائز بلکہ مستحب ہے، کیونکہ وعدہ پورا کرنا مستحب ہے۔ لیکن کھلانا پلانا شرعا لازم نہیں ہو گا۔ اسی طرح گر کسی شرعی وجہ سے کھلاتا پلاتا نہیں تو بھی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ کلام کرتے وقت کہنے والے کی نیت کھلانے پلانے کی نہ ہو تو یہ وعدہ خلافی ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلاف کرنے کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہو گا، اگرچہ وعدہ کرنے کے وقت اس نے استثنا نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی جانب سے استثنا موجود ہے، اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب خواری وغیرہ میں لوگ مشغول ہیں وہاں سے یہ چلا آیا، یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کے انتظار کرنے کا وعدہ کیا تھا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا، وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 655، مکتبۃ المدینہ، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1787

آن لائن الرضا قرآنِ و فقہ اکیڈمی

بچہ بڑا ہو جائے تو اس کے کپڑے بچی کو پہنانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر بیٹا بڑا ہو گیا ہو تو اس کے کپڑے چھوٹی بیٹی کو پہنا سکتے ہیں؟

User ID: خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کپڑے اس طرح کے ہیں جو بچوں کے ساتھ خاص ہیں تو انہیں بچی کو پہنانا والدین کے لیے جائز نہیں۔ اگر پہنائیں گے تو والدین گنہگار ہوں گے۔ ہاں اگر کپڑے ایسے ہیں کہ بچی یا بچے کے لیے خاص نہیں، بلکہ بچوں اور بچیوں دونوں کو پہنائے جاتے ہیں، تو پہنا سکتے ہیں۔ کیونکہ جو لباس مردوں کے لیے پہننا جائز نہیں وہ بچوں کو بھی نہیں پہنا سکتے، ایسے ہی جو لباس عورتوں کے لیے جائز نہیں وہ بچیوں کو بھی نہیں پہنا سکتے اور مرد و عورت کے لیے دوسری جنس کے کپڑے پہننا جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وما یکرہ للرجال لبسہ یکرہ للغلمان والصبیان، لان النص حرم الذھب والحریر علی ذکور امتہ بلا قید البلوغ والحریۃ، والاثم علی من لبسھم، لانا امرنا بحفظھم، کذا فی التمرتاشی ترجمہ: اور جو مردوں کے لیے مکروہ ہے وہ لڑکوں اور غلاموں کے لیے بھی مکروہ ہوگا کیونکہ نص نے سونے اور ریشم کو حرام کیا ہے اس امت کے مردوں پر بغیر بالغ اور آزاد ہونے کی قید کے، اور گناہ اس پر ہوگا جو انہیں پہنائے گا۔ اس لیے کہ ہمیں ان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسا ہی تمرتاشی میں ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، جلد 5، صفحہ 331، دار الفکر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نابالغ لڑکوں کو بھی ریشم کے کپڑے پہنانا حرام ہے اور گناہ پہنانے والے پر ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 418، ایپ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ / 21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1788

غیر محرم کو منگنی وغیرہ پر انگوٹھی پہنانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ غیر محرم سے ہاتھ ملانا اور منگنی میں اسے انگوٹھی پہنانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

User ID عن

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ عمل ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ غیر محرم کو چھونا گناہ ہے، اس کی سخت وعید مروی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کیلئے حلال نہیں۔

(معجم کبیر، ۲۰ / ۲۱۲، حدیث: ۴۸۷)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں، دونوں کو ایک دوسرے کے جسم کو چھونا ناجائز ہے، لہٰذا لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو خود انگوٹھی نہیں پہنا سکتے۔

(وقار الفتاویٰ، جلد 3، صفحہ 134)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذورنا ئزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

چھوٹی بچی یا بچے کو شہوت سے چھونے میں مصاہرت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر چھوٹی بچی یا بچے کو شہوت سے چھوا تو حرمت مصاہرت کا کیا حکم ہوگا؟ یا ان کا بالغ ہونا بھی ضروری ہے؟

User ID: شہزاد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حرمت مصاہرت کے ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ لڑکی مشتہاۃ ہو یعنی نو یا اس سے زائد سال کی ہو ایسے ہی لڑکے کا مراہق ہونا یعنی کم از کم 12 سال کی عمر کا ہونا ضروری ہے اس سے کم عمر کی لڑکی یا لڑکے کو شہوت سے چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی۔ہاں یہ بات یاد رہے کہ بچہ ہو یا بچی شہوت سے چھونا بہر صورت جائز نہیں ہوگا۔صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔۔۔۔ مراہق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز (ابھی) بالغ نہ ہوا مگر اس کے ہم عمر بالغ ہوگئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے، اس نے اگر وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 25-26، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

عورت کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر نہ ہو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مدنی چینل پر شہزادہ امیر اہلسنت حاجی عبید رضا صاحب سے سوال ہوا کہ عورت کون سی خوشبو لگا سکتی ہے؟ جس کا انہوں نے جواب دیا کہ عورت وہ خوشبو لگائے جس کا رنگ ظاہر ہو خوشبو ظاہر نہ ہو۔ جس پر میمز بن رہی ہیں لوگ مذاق اڑا رہے ہیں کہ ایسی کونسی خوشبو ہے جس کی خوشبو نہ ہو رنگ ظاہر ہو۔ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

User ID: شہزبٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو جواب دیا گیا بالکل عین شریعت کے مطابق اور حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کا مذاق اڑانا ہرگز جائز نہیں۔ اور یہ حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا کہ عورت ایسی خوشبو لگائے جس کا رنگ ظاہر ہو لیکن خوشبو ظاہر نہ ہو۔ اس کی شرح میں محدثین نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کو ایسے کپڑوں کی اجازت ہے جس میں رنگت ہو لیکن ایسی مہک نہ ہو جو غیر مردوں تک پہنچے۔ مرآۃ المناجیح میں ہے: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ» وَقَالَ: «أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ　ترجمہ: روایت ہے حضرت عمران ابن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو میں ارغوانی گھوڑے پر سوار ہوں گا نہ کسومی رنگ کے کپڑے پہنوں گا اور نہ ایسی قمیض پہنوں گا جو ریشمی حاشیہ والی ہو اور فرمایا کہ خبردار رہو کہ مردوں کی خوشبو وہ خوشبو ہے جس میں رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو خوشبو نہ ہو۔ (ابوداؤد) مسلمان مردوں کو ایسی خوشبو کی اجازت ہے جس کا رنگ کپڑے پر ظاہر نہ ہو مہک ہو جیسے عطر لہذا زعفرانی رنگ کے کپڑے مرد کو منع ہیں کہ اس میں مہک کے ساتھ رنگ بھی ہوتا ہے اور عورتوں کو ایسے کپڑے کی اجازت ہے کہ اس میں رنگت ہو مگر مہک نہ ہو۔ عورتوں کو مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اور اماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ بہر حال مرد کے لیے سفید کپڑے بہتر ہیں عورت کے لیے رنگین کپڑے بہتر۔
(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد: 6، حدیث نمبر: 4354)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
8 ربیع الثانی 1446ھ / 12 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔
0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

1791

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

قرآن کی تعریف

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قرآن پاک کی جامع مانع تعریف کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: شہزت

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن پاک کے لغوی معنی میں مختلف اقوال ہیں، ایک قول کے مطابق قرآن قرء سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پڑھنا، کیونکہ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق قرآن قرن سے ماخوذ ہے جس کا ایک معنی ہے ملانا، کیونکہ اس کی آیات ملی ہوئی ہیں اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق قرآن قرن سے مشتق ہے جس کا معنی ہے جمع کرنا، کیونکہ اس میں تمام سورتوں، آیتوں، وعدے، وعیدوں کو جمع کیا گیا ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔ اور قرآن پاک کی اصطلاحا مختلف تعریفات کی گئی ہیں ان میں سے ایک تعریف یہ ہے کہ قرآن وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور مصاحف میں لکھا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر طریقے پر نقل کیا گیا بغیر کسی شبہ کے۔ نور الانوار میں ہے: فالقرآن المنزل علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المکتوب فی المصاحف المنقول إلینا نقلا متواترا بلا شبھۃ. یعنی: قرآن پاک وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور مصاحف میں لکھا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر طریقے پر نقل کیا گیا بغیر کسی شبہ کے۔

(نورالانوار، جلد 1، صفحہ 20، بشریٰ)

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الثانی 1446ھ/12 اکتوبر 2024ء

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

1792

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

زبان ہلائے بغیر دل میں قرآن پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک آدمی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے نہ ہونٹ ہلتے نظر آتے ہیں نہ ہی آواز نکلتی ہے تو اس طرح قرآن کریم پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسے پڑھنے کا ثواب ملے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد فیضان مصطفی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ہونٹ ہلنا کافی نہیں ہے پڑھنا تب ہی کہلائے گا جب اتنی آواز سے ہو کہ اونچا سننے کا مرض یا شور وغل نہ ہو تو خود اپنے کان سن سکیں ورنہ پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔ قراءت کے بارے میں مبسوط سرخسی میں ہے: "وحد القراءۃ ان یصحح الحروف بلسانہ علی وجہ یسمع من نفسہ او یسمع منہ من قرب اذنہ من فیہ، فاما ما دون ذلک فیکون تفکرا او مجمجۃ لا قراءۃ" ترجمہ: اور قراءت کی تعریف یہ ہے کہ زبان سے اس طرح حروف کی صحیح ادائیگی ہو کہ وہ خود سن لے یا جو اس کے منہ کے قریب کان کرے، تو وہ سن لے، بہر حال اس سے کم آواز تفکر (یعنی سوچ بچار) اور منہ میں ہی کچھ کہنا یعنی بڑبڑاہٹ تو ہوگی، مگر قراءت نہیں ہوگی۔

(المبسوط للسرخسی، کتاب الصلاۃ، کیفیۃ الدخول فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 101، مطبوعہ کوئٹہ)

الجوھرۃ النیرۃ میں ہے: " وقال الھندوانی الجھر ان یسمع غیرہ والمخافتۃ ان یسمع نفسہ وھو الصحیح، لان مجرد حرکۃ اللسان لا یسمی قراءۃ دون الصوت" ترجمہ: امام ہندوانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جہر یہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا بھی سن لے اور سر (یعنی آہستہ پڑھنا) یہ ہے کہ خود سن سکے اور یہی صحیح ہے، کیونکہ بغیر آواز کے صرف زبان کو حرکت دینے کا نام قراءت نہیں ہے۔

(الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 66، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/ 16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہتے ہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

شکر کی تعریف

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا ۔ شکر کی تعریف کیا ہے؟

User ID: محمد سہیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شکر قول و فعل دونوں سے کیا جاتا ہے، علماء کرام نے اس کی مختلف تعریفات ذکر فرمائی ہیں۔ایک تعریف شکر کی یہ ہے کہ نعمت کو یاد رکھنا اور اسے نہ بھولنا شکر ہے ایسے ہی نعمت ملنے پر زبان، دل، یا اعضاء سے مالک و مولی عزوجل کی تعظیم بجالانا شکر ہے۔ خزائن العرفان میں ہے: ”شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اُس کا اظہار ہے، جبکہ ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا ہے۔“

(خزائن العرفان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۰)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”شکر کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اِحسان و نعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اَعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا۔“

(تفسیر صراط الجنان، پ۱، الفاتحہ: تحت الآیۃ: ۱، ۱/ ۴۳)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/ 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پبلسٹی کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1794

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

گھر کو آفات و بلیات سے محفوظ رکھنے کا وظیفہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گھر کو آفات و بلیات سے بچانے کا کوئی وظیفہ بتا دیں۔

User ID اویس صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گھر کو آفات و بلیات سے محفوظ رکھنے کے لیے یاوالی ایک صاف پیالے پر لکھ کر اس میں پانی بھر کے پورے گھر کے در و دیوار پر اس کا چھڑکاؤ کیا جائے ان شاء اللہ گھر آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔ مدنی پنج سورہ میں ہے: یاوالی جو کوئی کورے پیالے پر لکھ کر اس میں پانی بھر کر گھر کے در و دیوار پر ڈالے تو ان شآءَ اللہ وہ گھر آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

(مدنی پنج سورہ، صفحہ 256، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 ربیع الثانی 1446ھ/ 17 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1795

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ایک مٹھی داڑھی واجب ہونے پر حدیث

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اس کا ریفرنس کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID :شیخ محمد معین

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کروانا دونوں حرام و گناہ ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”خالفوا المشرکین وفروا اللحی وأحفوا الشوارب وکان ابن عمر إذا حج أو اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل أخذہ“ ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مُٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے کاٹ دیتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، تقلیم الاظفار، جلد 2، صفحہ 398، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ”حلق کردن لحیہ حرام است و گزاشتن آں بقدر قبضہ واجب“ یعنی داڑھی منڈانا حرام ہے اور اور بمقدار ایک مٹھی چھوڑنا واجب ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد 1، صفحہ 212، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ربیع الثانی 1446ھ/22 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پروموشن کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1796

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

بیوی، شوہر کو ہمبستری سے انکار کرے تو فرشتوں کے لعنت بھیجنے کی وجہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شوہر بیوی کو جماع کی طرف بلائے اور بیوی انکار کرے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لعنت بھیجنے کی وجہ کیا ہے؟

User ID: محمد عاصم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہاں عورت پر لعنت کا سبب شوہر کی نافرمانی ہے۔ کیونکہ عورت پر مرد کا ہر جائز حکم ماننا ضروری ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ ترجمہ: عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ (بغیر عذر کے) انکار کردے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(بخاری، ج۲، ص۳۸۸، حدیث ۳۲۳۷)

فیضان ریاض الصالحین میں ہے: لعنت کرنے کی وجہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: "عورت ہر نیک و جائز کام میں اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری پر مامور ہے اِس لیے اگر وہ مامور بہ کاموں سے منع کرے تو فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں، نیز حالتِ حیض میں بھی وہ انکار نہ کرے کیونکہ جمہور علماء کے نزدیک حالت حیض میں بھی شوہر ناف سے لیکر گھٹنوں تک کے حصے کے علاوہ سے نفع اٹھا سکتا ہے۔" (فیضان ریاض الصالحین جلد:3، حدیث نمبر:281)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الثانی 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی پذور تائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

1797

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مراقبہ کی تعریف

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مراقبہ کسے کہتے ہیں؟

User ID: طلحہ نوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مراقبہ کے لغوی معنی نگرانی کرنا، نظر رکھنا، دیکھ بھال کرنا کے ہیں، اس کا حقیقی معنی اللہ عزوجل کا لحاظ کرنا اور اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا ہے اور جب بندے کو اس بات کا علم (معرفت) ہو جائے کہ اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے، اللہ عزوجل دل کی باتوں پر مطلع ہے، پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، بندوں کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور ہر جان کے عمل سے واقف ہے، اس پر دل کا راز اس طرح عیاں ہے جیسے مخلوق کے لیے جسم کا ظاہری حصہ عیاں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ عیاں ہے، جب اس طرح کی معرفت حاصل ہو جائے اور شک یقین میں بدل جائے تو اس سے پیدا ہونے والی کیفیت کو مراقبہ کہتے ہیں واضح رہے کہ عرفِ عام میں خلوت (علیحدگی) میں، یا جلوت (بھیڑ) میں، یا کسی بزرگ کے مزار پر سر جھکا کر دل میں خوفِ خدا کا تصور جمانا، یا فکر آخرت کرنا، یا ذِکرُاللہ کرنا، یا اوراد و وظائف پڑھنا، یا محبت الٰہی میں گم ہو جانا، یا اپنے شیخ کی باطنی توجہ کے ذریعے قلب کو زندہ کرنا، یا دل کی صفائی کرنا، یا بذریعہ استخارہ رب تعالیٰ سے کسی معاملے میں معاونت چاہنا وغیرہ۔ اِن تمام صورتوں کو بھی مراقبہ سے ہی تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہاں یہ مراقبہ مراد نہیں ہے۔

(ماخوذ از: نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، صفحہ ۶۶، احیاء العلوم، ۵ / ۳۲۸)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ/ 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاویٰ کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاویٰ کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

1798

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سورہ ملک پڑھنے کی فضیلت رات کے ساتھ خاص ہے یا دن کو بھی شامل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سورۃ الملک پڑھنے کی جو فضیلت ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہے کیا یہ صرف رات کو پڑھنے سے ملے گی یا دن میں پڑھنے سے بھی مل جائے گی؟

User ID:احمد رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سورت ملک پڑھنے کی جو فضیلت مروی ہے وہ رات کو پڑھنے کے متعلق ہی مروی ہے البتہ کوئی دن کو بھی پڑھتا ہے تو فضیلت ملنے کی امید کی جاسکتی ہے۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ”یؤتی الرجل فی قبرہ فتؤتی رجلاہ فتقول رجلاہ: لیس لکم علی ما قبلی سبیل انہ کان یقرأ سورۃ الملک ثم یؤتی من قبل صدرہ أو قال بطنہ فیقول: لیس لکم علی ما قبلی سبیل کان یقرأ سورۃ الملک ثم یؤتی من قبل رأسہ فیقول: لیس لکم علی ما قبلی سبیل انہ کان یقرأ سورۃ الملک۔ فھی المانعۃ تمنع من عذاب القبر وھی فی التوراۃ سورۃ الملک من قرأھا فی لیلۃ فقد أکثر و أطیب“ یعنی جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورہ ملک ہے جس نے اسے رات میں پڑھا، تو اس نے بہت زیادہ اور اچھا عمل کیا۔ (الجامع لشعب الایمان، الجزء الرابع، صفحہ 125، الحدیث: 2279، مطبوعہ: ریاض)

التذکرہ میں ہے: جو شخص ہر رات سورہ ملک یعنی ”تَبٰرَکَ الَّذِیۡ“ پڑھتا رہے وہ فتنہ قبر (قبر کی آزمائش) سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (التذکرہ للقرطبی، باب ماینجی المومن من احوال القبر وفتنتہ وعذابہ، ص ۱۲۳ دار السلام القاھرۃ مصر)

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولی 1446ھ/21 نومبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فقہی مسائل گروپ

1799

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

صرف اللہ یا اللہ اکبر کہہ کر جانور ذبح کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جانور ذبح کرتے ہوئے صرف اللہ کہہ کر جانور ذبح کیا تو جانور حلال ہو جائے گا یا نہیں؟ یا اللہ اکبر کہنا یا بسم اللہ اللہ اکبر کہنا لازمی ہے؟

User ID: جنید سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بوقت ذبح، ذبح کرنے والے کے لیے اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ذبح کی نیت سے لینا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لیا تو جانور حرام ہو جائے گا۔ البتہ "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کرنا مستحب ہے، اس کا ترک خلافِ اولیٰ ہے کہ انہی الفاظ کے ساتھ جانور کو ذبح کرنا منقول و متوارث ہے، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انہی الفاظ کے ساتھ جانور ذبح کرنا ثابت ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: ''والمستحب أن یقول بسم اللہ اللہ أکبر بلا واو'' یعنی مستحب یہ ہے کہ ذبح کرنے والا بغیر واؤ کے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرے۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الذبائح، ج09، ص503، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ذبح کرنا۔ ذبح کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کرے جانور حلال ہو جائے گا یہی ضروری نہیں کہ لفظ اللہ عزوجل ہی زبان سے کہے، تنہا نام ہی ذکر کرے یا نام کے ساتھ صفت بھی ذکر کرے دونوں صورتوں جانور حلال ہو جاتا ہے مثلاً اللہ اکبر، اللہ اعظم، اللہ اجل، اللہ الرحمن، اللہ الرحیم، یا صرف اللہ یا الرحمن یا الرحیم کہے اسی طرح سبحان اللہ یا الحمدللہ یا لا الہ اللہ پڑھنے سے بھی حلال ہو جائے گا اللہ عزوجل کا نام عربی کے سوا دوسری زبان میں لیا جب بھی حلال ہو جائے گا۔۔۔۔ نام الٰہی (عزوجل) لینے سے ذبح پر نام لینا مقصود ہو اور اگر کسی دوسرے مقصد کے لیے بسم اللہ پڑھی اور ساتھ لگے ذبح کر دیا اور اس پر بسم اللہ پڑھنا مقصود نہیں ہے تو جانور حلال نہ ہوا مثلاً چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا اور جانور ذبح کر دیا اس پر نام الٰہی (عزوجل) ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا جانور حلال نہ ہوا۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679

ناظرہ قرآن مع تجوید و فقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں 0092 347 1992267

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY فقہی مسائل گروپ WWW.ARQFACADEMY.COM

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1800

فقہی مسائل گروپ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے کو ذبح کرنے والا خواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی والی خواب کتنے دن آیا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: طلحہ نوید

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا خواب 8،9،10 ذوالحج مسلسل آیا۔ بیٹا ہو تو ایسا رسالے میں تفسیر کبیر کے حوالے سے لکھا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذُوالحج کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: "بے شک اللہ عزوجل تمہیں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔" آپ صبح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ ذُوالحج کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صبح یقین کرلیا کہ یہ حکم اللہ عزوجل کی طرف سے ہے، اِسی لئے 9 ذُوالحج کو یوم عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ علیہ السلام نے صبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قربانی کا پکا ارادہ فرمالیا جس کی وجہ سے 10 ذُوالحج کو یَوْمُ النَّحْر یعنی "ذبح کا دن" کہا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج۹ ص۳۴۶)

(بیٹا ہو تو ایسا، صفحہ 2-3، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

فقہی مسائل گروپ

فقہی مسائل گروپ کے فتاوی کے ذریعے اگر آپ اپنے کاروبار کی ایڈورٹائزمنٹ کرنا چاہیں یا مرحومین کو ان فتاوی کا ثواب پہنچانے کے ساتھ فقہی مسائل گروپ کے اخراجات میں اپنا حصہ بھی ملانا چاہیں تو اس دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

0313-6036679